REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ٭ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO P/GDP-3.

جلد ۳۷ — شمارہ ۹

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ: سالانہ ۵۰ روپے — ششماہی ۲۳ روپے — ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۰۰ روپے — فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516.

۱۴ر رجب ۱۴۰۸ ہجری — ۲۳ر امان ۱۳۶۷ ہش — ۲۳ر مارچ ۱۹۸۸ء

## اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۸ر تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پُرنور تا حال مغربی افریقہ کے دورہ پر ہیں اور خدا تعالیٰ کے خاص افضال حضور کے شامل حال ہو رہے ہیں الحمد للہ۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ ہر گام پہ ہمارے پیارے آقا کی خصوصی تائید و نصرت فرمائے اور ہر آن آپ کا حافظ و ناصر ہو اور اس سفر کو ہر لحاظ سے مبارک کرے آمین۔

٭ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ ہنوز کیرالہ کے تربیتی دورہ پر ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے بنگلور اور شیموگہ کی جماعتوں کا دورہ فرمانے کے بعد مورخہ ۲۶/۲/۸۸ کو کالیکٹ میں نماز جمعہ پڑھایا ۲۷-۲۸/۲/۸۸ کو وانیمبلم میں آل کیرلہ احمدیہ کانفرنس میں شرکت اور احمدیہ مسجد کے افتتاح کے بعد آپ مورخہ ۲/۳/۸۸ کو کوچین میں نئے مشن ہاؤس کا افتتاح فرمائیں گے اللہ تعالیٰ آپکے اس دورے کو ہر جہت سے بابرکت اور کامیاب کرے اور سفر و حضر میں آپکا حافظ و ناصر ہو آمین اس دوران قادیان میں محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز قائمقام ناظر اعلیٰ و قائمقام امیر مقامی کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں۔

٭ مقامی طور پر جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

٭ افسوس! مکرم فتح محمد صاحب بگرتی درویش مسلسل کئی ماہ فرنش رہ کر کل مورخہ ۲۷/۲/۸۸ کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی تجہیز و تکفین سے متعلق تفاصیل آئندہ شمارہ میں دی جا رہی ہیں۔

٭

## جماعت احمدیہ کے مرکزی وفد کی صدر جمہوریہ ہند سے ملاقات

## اور

# ہندی ترجمۃ القرآن کی پیشکش

جماعت احمدیہ کا ایک مرکزی وفد طے شدہ پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۸/۲/۸۸ کو ٹھیک ۱/۲ ۲ بجے بوقت دوپہر عزت مآب جناب آر۔ وینکٹ رمن صدر جمہوریہ ہند سے راشٹرپتی بھون میں ملا۔ اس وفد میں مندرجہ ذیل احباب شامل تھے:-

(۱)۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد و تعلیم امیر وفد

(۲)۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقفِ جدید۔ رُکن

(۳) مکرم سید فضل احمد صاحب آف پٹنہ ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ رُکن

(۴) مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ایڈیشنل ناظر دعوت و تبلیغ رُکن

(۵)۔ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی ایم اے ناظر امور عامہ۔ رُکن۔

مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز امیر وفد نے جماعت کی طرف سے ہندی قرآن کا تحفہ صدر جمہوریہ ہند کی خدمت میں پیش کیا جو انہوں نے کھڑے ہو کر بڑے احترام سے لیا۔ وفد کی طرف سے موصوف کو بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے اب تک ایک درجن سے زائد زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہو چکے ہیں اور کئی زبانوں میں تراجم کا کام ہو رہا ہے۔ صدر محترم کو جماعت کی امن پسند تعلیم اور جملہ پیشوایان مذاہب کی تعظیم کے جماعتی اصول سے بھی آگاہ کیا گیا۔

محترم صدر مملکت کی خدمت میں صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر شائع ہونے والے SOUVENIR کے لئے پیغام کی درخواست کی گئی جسے قبول کرتے ہوئے موصوف نے بہت جلد پیغام بھجوانے کا وعدہ کیا۔ آپ نے جشن صد سالہ احمدیہ جوبلی کے موقعہ پر دہلی میں منعقد ہونے والی ریسیپشن (RECEPTION) میں بطور مہمان خصوصی شمولیت کی بھی درخواست کی گئی۔ جس کا فیصلہ ان کی سہولت کے مطابق وقت طے ہونے پر بعد میں مکرم سید فضل احمد صاحب کریں گے

اسی طرح مورخہ ۲۳/۳/۸۹ کو حکومت کی طرف سے یادگاری ڈاک ٹکٹ جاری کرنے کی بھی بات ہوئی۔ اور مختلف جماعتی معاملات پر مشتمل آپ کی خدمت میں ایک میمورنڈم بھی پیش کیا گیا۔ جس میں صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر بیرونی ممالک سے آنے والے زائرین کو ویزا کی سہولت اور جماعتی صد سالہ جوبلی پروگرام کو T.V اور ریڈیو سے نشر کرنے کی سہولیات کے امور شامل تھے۔

دوران گفتگو محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب نوبل لاریٹ کے دہلی میں RECEPTION میں تشریف لانے کی امید کا اظہار کئے جانے پر محترم صدر مملکت نے فرمایا کہ وہ ان کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ جناب صدر جمہوریہ ہند سے جماعتی وفد کی یہ ملاقات قریباً ۱۵ منٹ جاری رہی اس موقعہ پر ٹی۔وی کے نمائندے اور پریس فوٹو گرافر بھی موجود تھے انہوں نے گروپ فوٹو اور قرآن مجید پیش کرتے وقت کے فوٹو لئے اور یہ فوٹو اگلے روز مورخہ ۱۹/۲/۸۸ کو اخبار INDIAN EXPRESS میں نوٹ کے ساتھ شائع ہوئے۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

## جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

۲۳ر مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں ایک تاریخی اور بہت بڑی اہمیت اور افادیت کا حامل ہے۔ اسی روز سیدنا اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمقام لدھیانہ بحکم ربانی بیعت لے کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ لہذا جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں سابقہ دستور العمل کے مطابق اس دن جلسے منعقد کر کے روئیداد جلسہ نظارت دعوت و تبلیغ میں بھجوائیں۔

مقامی جماعتیں حالات کے مطابق تاریخ میں تبدیلی کر سکتی ہیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بورڈ بدر قادیان

# قادیان دارالامان میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

## علمائے سلسلہ کی پرمغز تقاریر

رپورٹ مرتبہ قریشی محمد فضل اللہ نائب ایڈیٹر بدر

مورخہ ۲۰/۲/۸۸ صبح ۹ بجے مسجد اقصیٰ قادیان میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ زیر صدارت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب، ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان بفضلہ تعالیٰ انتہائی کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ منعقد ہوا۔ الحمد للہ۔ حسب طریق سابق اس مرتبہ بھی جملہ ادارہ جات صدر انجمن احمدیہ میں تعطیل کی گئی تا احباب و خواتین اس مبارک تقریب میں بکثرت شریک ہوکر استفادہ کرسکیں۔ جلسہ کا آغاز مکرم رفیق احمد صاحب مدراسی متعلم مدرسہ احمدیہ کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا مکرم سفیر احمد صاحب شمیم متعلم مدرسہ احمدیہ نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا پر کیف منظوم کلام ؎

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی

خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا بعدہ مکرم سید کلیم الدین صاحب نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا مکمل الہامی متن پڑھ کر سنایا۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہدؔ نے "پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر" کے عنوان پر کی۔ موصوف نے قرون اولیٰ میں اسلام کو ملنے والی شاندار فتوحات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے عروج کے بعد اس کے تنزل کی جس رنگ میں پیشگوئی فرمائی تھی وہ من و عن پوری ہوئی۔ جب مسلمانوں پر ادبار کا دور شروع ہوا۔ اور مختلف مذاہب کی طرف سے اسلام پر حملے کئے گئے تو خدا تعالیٰ نے قادیان کی اس بستی سے ایک مامور کو کھڑا کیا جس نے ۱۸۸۵ میں عالمگیر نشان نمائی کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص اسلام کو مردہ مذہب خیال کرتا ہے۔ وہ میرے پاس آئے خدا تعالیٰ اس کو میرے ذریعہ اسلام کی برکت سے غیر معمولی نشان دکھائے گا۔ اس اعلان پر قادیان کے چند ہندو نشان دیکھنے کے خواہاں ہوئے۔ چنانچہ آپ نے خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کیں اور چالیس دن تک شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور کے مکان کے بالا خانے میں عبادت و ریاضت کی جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے آپ کو منجملہ دیگر عظیم الشان پیش خبریوں کے ایک متصف بصفات حسنہ بیٹا عطا کئے جانے کی خوشخبری بھی عطا فرمائی۔ یہ وہی موعود فرزند ارجمند تھا جس کی نسبت کتب سماوی میں بھی پیشگوئیاں موجود تھیں۔ چنانچہ یہ تمام پیشگوئیاں ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت کے ذریعہ کمال آب و تاب سے پوری ہوئیں۔

مولوی صاحب موصوف کی تقریر کے بعد مکرم مولوی عبد الکریم صاحب ملکانہ نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؎

"بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے"

خوش الحانی سے پڑھا۔ بعدہ اجلاس کی دوسری تقریر

"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا"

کے عنوان کے تحت مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے کی۔ آپ نے بتایا کہ اس زمانہ میں کم و بیش تمام اہل مذاہب کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ اب کسی سے بات نہیں کرتا ایسے ماحول میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں مبعوث ہوکر ببانگ دہل اعلان فرمایا کہ ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے الہاماً بتایا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" اس پیشگوئی کے بتمام و کمال پورا کرنے کے لئے من جانب اللہ آپ کو ایک ایسا فرزند جلیل بھی عطا کیا گیا جس کے ذریعہ تمام دنیا میں آپ کی تبلیغ پہنچ کر یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ مختلف اقوام کے لوگ آپ کے ذریعہ نور اسلام سے منور ہوئے اور اسلام کا پیغام تمام دنیا میں پہنچا

اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے بعنوان "حضرت المصلح الموعودؓ کی مہمات جلیلہ" کی اس ضمن میں موصوف نے بتایا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کے علوم کو ظاہر کیا اور ہر اعتراض کا جواب قرآن سے حل فرمایا آپ کی تفسیر کبیر پہلی تفسیر ہے جس میں مغربی مفکرین کے اعتراضات اور مفسرین کی غلطیوں کا ذکر کرکے ان کا حل قرآن مجید سے پیش کیا گیا ہے۔ حضورؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے تین بڑے بڑے حکمرانوں کو مخاطب کرکے پیغام حق پہنچایا جو آپ کی مہمات جلیلہ کا حصہ ہے تحریک جدید و وقف جدید کا اجراء ذیلی تنظیموں اور نظارتوں کا قیام، منارۃ المسیح کی تکمیل، ہر سال مجلس مشاورت اور جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد، مرکز احمدیت ربوہ کی تعمیر، بے شمار اندرونی اور بیرونی فتنوں کا سدباب نیز انتخاب خلافت کے لئے مستقل لائحہ عمل کی تعیین وغیرہ تمام کارہائے نمایاں حضور کی مہمات جلیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

آپ کے بعد مکرم کے زین الدین صاحب نے "سیدنا حضرت المصلح الموعود کے ذریعہ کلام اللہ کے مرتبہ کا ظہور"۔ عنوان کے تحت تقریر کی اور بتایا کہ اس زمانہ میں مسلمانوں نے قرآن کریم کو عملی طور پر چھوڑ دیا تھا اور اس سے بیگانہ ہو چکے تھے آپ نے اپنے خطبات (باقی صفحہ ۱۲ پر)

## یہ دورِ ابتلا کب تک؟

نتیجۂ فکر محترم چوہدری شبیر احمد صاحب واقف زندگی ربوہ

الٰہی تیرے بندوں پر یہ دورِ ابتلا کب تک
رہے گا عصرِ حاضر تجھ سے یوں ناآشنا کب تک

مسلماں ہیں مگر ہیں باعثِ رسوائی ملّت
مریضانِ کہن ہیں پائیں گے آبِ شفا کب تک

فقط اظہارِ حق کے جرم میں ہم پکڑے جاتے ہیں
زباں بندی اذاں بندی الٰہی یہ سزا کب تک

ترا وعدۂ نصر المومنین کب جلوہ گر ہوگا!
سرِ عرشِ بریں پہنچے گی عاجز کی دعا کب تک

منادی ہو چکی ہے چار سو حق و صداقت کی
ملیگی ملّتِ مرحوم کو راہِ ہدیٰ کب تک

تجھے معلوم ہے ہم دیر سے مہجور بیٹھے ہیں
ہمارے درمیاں ہوگا ہمارا مرتقا کب تک

ترا شبیرؔ ہے سینہ سپر باطل کے آگے پھر
کچوکے کھائے گا تنہا میانِ کربلا کب تک

⁂

# صد سالہ جوبلی کا سال خدا تعالیٰ کے بیشمار فضلوں پر اظہار تشکر کے طور پر منایا جائیگا

## ہر احمدی اپنے اندر وہ حُسن پیدا کرنے کی کوشش کرے جو خدا ہم میں دیکھنا چاہتا ہے

## آنحضور صلعم کی سیرت کی تقلید کو اپنا شعار بنائے بغیر اللہ تعالیٰ کا لقاء نصیب نہیں ہو سکتا۔

خلاصہ خُطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۸ صلح (جنوری) ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء بمقام مسجد فضل - لندن

۸ جنوری ۱۹۸۸ء کو حضور نے احباب جماعت کو تلقین فرمائی کہ وہ صد سالہ جوبلی کے سال سے قبل اپنی کمزوریوں کو دور کر کے سیرت النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید کو اپنا شعار بنائیں اور اس طرح اپنے اندر حقیقی حسن پیدا کرنے کی کوشش کریں حضور نے فرمایا احمدیت کے قیام کے سو سال پورے ہونے میں اب تقریباً ایک سال باقی رہ گیا ہے۔ آئندہ سال کو ہم انشاء اللہ

### احمدیت کی پہلی صدی

کے دوران خدا تعالیٰ کے بیشمار فضلوں کے نزول پر اظہار تشکر کے سال کے طور پر منائیں گے۔ اظہار تشکر کی ہماری اس متوقع کوشش کو صد سالہ جوبلی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ساری دنیا کی ہر جماعت کے ہر فرد نے اس سال کو خصوصیت سے اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کرنے کی کوشش میں گذارنا ہے۔ اور اس کا برملا اظہار کرنا ہے۔ اس کے لئے مختلف منصوبے بنائے گئے ہیں جن پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے۔ بلکہ اتنے

### مختلف النوع منصوبے

اس تفصیل سے تیار ہیں کہ خطرہ ہے کہ ہر پہلو پر عملدرآمد کرانے کے لئے جتنا وقت درکار ہے ہمیں وہ وقت میسر نہیں اور اس وجہ سے کہیں خامیاں نہ رہ جائیں۔

اللہ تعالیٰ سلسلہ کے کارکنوں کو توفیق دے کہ وہ خدا کی رضا کی خاطر جس حد تک بھی ممکن ہے اس منصوبے پر عمل درآمد کی کوشش کریں اور ساری جماعت کو اس کے لئے تیار کریں۔ پھر جو خامیاں رہ جائیں گی وہ اس خدا کے حوالے ہیں جو بہت ہی رحم کرنے والا، بہت ہی مغفرت کرنے والا اور پردہ پوشی کرنے والا ہے۔

جماعت کو من حیث الجماعت، ہر خاندان کو خاندان کی حیثیت میں اور ہر فردِ جماعت کو اپنی انفرادی حیثیت میں

### یہ کوشش کرنی چاہیئے

کہ جہاں تک ممکن ہے وہ اپنے اندر وہ حُسن پیدا کرے جو خدا تعالیٰ ہم میں دیکھنا چاہتا ہے۔ اور خصوصاً اپنی ان کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرے جو بعض افراد کے ساتھ خصوصیت سے چمٹ جایا کرتی ہیں۔

حضور نے فرمایا تحسینِ عمل کے پروگراموں میں سب سے اہم پروگرام جو

### سب پروگراموں کی جان

ہے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس ضمن میں گذشتہ دو سالوں کے دوران خصوصیت کے ساتھ یہ نصیحت کی گئی تھی کہ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن منائیں اور کثرت کے ساتھ سیرت النبیؐ کے جلسے کریں۔ سیرت کے مضمون کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے روشناس کرائیں اور جہاں تک توفیق ملتی ہے درود و سلام کو اپنا وردِ زبان بنائیں اور اس ذریعہ سے بہت سی روحانی برکتیں حاصل کریں۔ الحمد للہ گذشتہ سال دنیا میں ہر جگہ اس کی طرف توجہ دی گئی ہے اور اس کے بہت سے شیریں ثمرات بھی ظاہر ہوئے ہیں۔ لیکن یہ پروگرام گذشتہ سال تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ پروگرام جاری ہے اور نہ ختم ہونے والا پروگرام ہے۔

### سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مضمون

انسان کی ساری زندگی سے تعلق رکھتا ہے اس لئے پچھلے سال جو سیرۃ النبیؐ کے پروگرام منانے کے لئے کہا گیا تھا وہ توجہ دلانے کی خاطر تھا۔ نیز مختلف زبانوں میں آپؐ کی سیرت سے تعلق رکھنے والا لٹریچر شائع ہونا چاہیئے اور ہر ملک کے ماحول اور حالات کے پیش نظر سیرت کے جن پہلوؤں کی تقلید میں تشنگی محسوس ہوتی ہو ان پہلوؤں کو نمایاں طور پر پیش کیا جانا چاہیئے

حضور نے خصوصیت کے ساتھ اس اہم مضمون کی طرف توجہ دلائی کہ

### حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کا مقام "قبلہ" کا نہیں ہے بلکہ قبلہ نما" کا ہے۔ اور آپ کا وجود مقصود بالذات نہیں بلکہ اصل مقصود بالذات تو خدا کی ذات ہے۔ آپؐ خدا کی طرف لے جانے والے ہیں اور اس پہلو سے قرآن نے آپ کو وسیلہ قرار دیا ہے۔ پہلی قوموں کو یہ خطرہ پیش آیا تھا جس میں مبتلا ہو کر بہت سی قومیں ہلاک ہو گئیں کہ انہوں نے اپنے وقت کے نبی کو جو فی ذاتہ ایک وسیلہ تھا مقصود بالذات بنا لیا تھا۔ حالانکہ وہ انبیاء خود ایک وسیلہ کی تلاش میں رہتے تھے اور وہ وسیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی آمد کی خبر انبیاء کو دی گئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان معنوں میں وسیلہ ہیں کہ آپؐ کامل خدا اور محبوب ازلی و ابدی کی طرف لے جانے والے ہیں لہذا آپؐ کی سیرت کی تقلید کو اپنا شعائر بنائے بغیر اللہ تعالیٰ کا لقاء نصیب نہیں ہو سکتا۔ (بشکریہ ماہنامہ تحریک جدید ربوہ فروری ۱۹۸۸ء)

"حقیقی حکومت اور عظمت کا باعث تقویٰ ہے"

(ملفوظات جلد اول)

پیشکش :- گلوب ریبر مینوفیکچرس ۲۶ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

فون 27-0441

گرام "GLOBEXPORT"

قسط سوئم آخری

# جماعت احمدیہ اور قومی یکجہتی

تقریر محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان
برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء

## چھٹا اصول

مذہبی جھگڑوں کو دور کرنے اور پرامن فضاء پیدا کرنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے یہ تجویز بھی پیش فرمائی کہ مذہبی علمی مقابلہ کے وقت بجائے دوسرے مذہب پر اعتراض اور نکتہ چینی کر کے ان کا دل دکھانے کے ہر دھرم والا اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کر کے اپنے دھرم کی برتری ثابت کرے۔ اس طرح جس مذہب میں زیادہ خوبیاں ہوں گی وہ خود بخود افضل ثابت ہو جائے گا۔

لیکن اگر مجبوراً دوسرے مذہب پر کوئی اعتراض کرنا ہی پڑے اور الزامی جواب دینے کی ضرورت محسوس ہو تو پھر وہ کسی مذہب پر کوئی ایسا اعتراض نہ کرے جو خود معترض کے اپنے مذہب پر پڑتا ہو۔ نیز مذہبی تبلیغ کے لئے قرآن مجید کا ارشاد ہے

"ادع إلى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتي هي أحسن" (النحل)

کہ خدا کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور باہمی گفتگو میں ٹھوس اور اعلیٰ دلائل پیش کرو۔ اور ساتھ ہی ہمدردی اور محبت کا بہترین پہلو اختیار کرو۔ اس قرآنی اصول کے ماتحت معقولیت اور رواداری سے مذہبی مذاکرات و مناظرات ہو سکتے ہیں۔ اور مختلف مذاہب کے اچھے اصول اور خوبیاں بھی منظر عام پر آسکتی ہیں۔ اس لئے مذہبی مبلغین پرچارکوں۔ اور نمائندگان کو اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں اس زریں اصول کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

## ساتواں اصول

ملکی تحفظ و سالمیت اور ترقی و خوشحالی کے لئے ضروری ہے کہ ملک کے افراد آئین و قانون کی پابندی کریں اور فتنہ و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے اجتناب کریں اور ملک کے تعمیری کاموں میں جوش و خروش سے حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(الف):- ويسعون في الأرض فسادًا والله لا يحب المفسدين (المائدہ)

(ب):- لا تفسدوا في الأرض بعد إصلاحها۔

(ج):- إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون (النحل)

کہ بعض لوگ زمین میں فتنہ و فساد برپا کرتے ہیں اور پرامن فضاء کو مکدر کر دیتے ہیں۔ مگر اے مومنو! تم نے فتنہ و فساد میں حصہ نہیں لینا۔ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تم عدل و انصاف، احسان اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کا طریق اختیار کرو۔ اور اسی طرح بدیوں، برائیوں اور بغاوت کے طریقوں سے بچو۔

بھائیو! اب ہم ایک آزاد ملک کے باشندے اور شہری ہیں۔ اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے ہمیں ایسے ہی پرامن اقدامات کرنے چاہئیں جو آئین و قانون کے مطابق ہوں۔ اور ملکی حکومت کو فتنہ و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے پریشان کر کے اس کی توجہ کو تعمیری کاموں سے ہٹانے والے نہ بنیں۔ سب شہری تخریبی کارروائیوں سے دور رہیں۔ کیونکہ اندرونی انتشار اپنے ملک کی طاقت اور سالمیت و اتحاد کو کمزور کرنے کا باعث ہوگا۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی جماعت کو کیا خوب نصیحت فرمائی ہے:۔

امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصہ مت لو
باعث فکر و پریشانیٔ حکام نہ ہو

جماعت احمدیہ کی تاریخ شاہد ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد کبھی بھی کسی فتنہ و فساد میں ملوث نہیں ہوئے۔ اور نہ ہی کبھی عدم تعاون اور اسٹرائک کی تحریک میں حصہ لیا۔ انہوں نے ہمیشہ ملکی قانون کی پابندی و اطاعت کی ہے۔ اور قائم شدہ ملکی حکومت سے وفاداری سے تعاون کیا ہے۔

حکومت سے تعاون اور اس کی اطاعت کو اپنا مذہبی عقیدہ و فریضہ سمجھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم۔

کہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور اولی الامر یعنی حکام وقت کی اطاعت کرو۔

پارٹیشن کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی تھی

"ہمارا مذہب . . یہ کہتا ہے کہ جس حکومت میں رہو اس کے فرمانبردار رہو۔"

پس جو ہندوستان میں رہتے ہیں ہم ان کو یہی کہیں گے کہ ہندوستانی حکومت کی فرمانبرداری کرو۔ اور یہی تعلیم ہماری انڈونیشیا۔ عرب۔ یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ۔ انگلستان فرانس۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ اور ایبے سینا اور دیگر حکومتوں کے ماتحت رہنے والے احمدیوں کو ہوگی۔ کسی کی سمجھ میں ہماری بات آئے یا نہ آئے۔ ہماری سمجھ میں بھی یہ بات نہیں آتی کہ ہمارے بیان کردہ اصول کے بغیر دنیا میں امن کس طرح قائم رہ سکتا ہے۔"

(اخبار الرحمت ۲۱ر نومبر ۱۹۴۹ء)

## آٹھواں اصول

اگر کسی مذہب کے پیرو یا قوم کے کسی فرد سے کوئی ایسا فعل سرزد ہو جو دوسری قوم کے جذبات کو ٹھیس لگانے والا اور ان کو اشتعال دلانے والا اور فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے والا ہو۔ تو بجائے اس کے دوسری قوم اس کے خلاف آواز بلند کرے۔ اور پروٹسٹ کرے۔ خود اس قوم و مذہب کے لیڈر اور پریس جس سے غلطی سرزد ہوئی ہو اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔ اور اس قابل نفرت فعل کی مذمت کریں۔ اور عملی طور پر اصلاح احوال کے لئے اس کے خلاف تادیبی کارروائی کریں۔ اس طرح غلطی کرنے والے فرد یا افراد کو احساس ہوگا۔ کہ اس کے مذموم فعل پر خود اس کی اپنی قوم اس کو دھتکار رہی ہے اور اس کو قابل سرزنش قرار دے رہی ہے تو وہ نہ صرف یہ کہ اپنی غلطی کا اقرار کرکے اس کے ازالہ کی کوشش کرے گا۔ بلکہ آئندہ بھی ایسی حرکت سے باز آجائے گا۔ اور اس طریق سے معاملہ طول نہ پکڑے گا۔ اور اس قوم کے لوگوں پر بھی جن کے خلاف اشتعال انگیزی کی گئی ہے۔ اچھا اثر پڑے گا۔

بھائیو! اسلام تو امن و صلح اور شانتی کا مذہب ہے۔ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں:۔

"المسلم من سلم الناس من يده ولسانه" کہ مسلمان امن اور صلح کا شہزادہ ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھ اور زبان سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچنا چاہیئے۔

اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

"انصر اخاک ظالماً او مظلوماً قالوا یا رسول اللہ ھذا ننصرہ مظلوماً فکیف ننصرہ ظالماً قال تاخذ فوق یدیہ" (بخاری)

کہ اپنے بھائی کی ہر لحاظ سے مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مظلوم کی مدد کا مطلب تو ہم سمجھ گئے مگر ظالم بھائی کی مدد کس طرح کی جائے۔ فرمایا ظالم کی مدد اس کے ظلم کے ہاتھ کو مضبوطی کے ساتھ روک کر کی جائے۔ یعنی اس کو ظلم سے روکا جائے۔

پس اگر دھرم کے بندھنوں اور فرقہ پرستی سے بالا رہ کر مظلوم کی مدد کی جائے۔ اور ظالم کے ہاتھ کو ظلم سے روکا جائے تو ہمارا دیش محبت و پیار اور اتفاق اور اتحاد کا گہوارہ بن جائے گا۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ کہ غلطی کوئی کرے اور اس کی غلطی کی سزا کسی اور کو دی جائے۔ اور گھروں میں بیٹھے ہوئے مظلوم، معصوموں، بچوں اور عورتوں کو دی جائے اور ان بے گناہوں کے جان و مال عزت کو تباہ کر کے وطن کو خون سے لالہ زار بنایا جائے۔ جیسا کہ آج کل فرقہ وارانہ فسادات میں ہوتا ہے۔

گوربانی میں بھی آیا ہے کہ

"اکبر کرے سو اکبر پائے
اک گھڑی مہت نہ لگے"

## نوواں اصول

بعض اوقات پرانے واقعات اور ظلموں کو خواہ فرضی ہوں یا حقیقی دہرا کر یا کتابوں میں شائع کر کے ملک کے افراد میں باہمی منافرت پیدا کی جاتی ہے اور اس طرح پرانے زخم ہرے ہو کر باہمی کشیدگی اور شکر رنجی کو بڑھاوا ملتا ہے۔ انگریزوں نے اپنے عہد حکومت میں ہندوؤں، مسلمانوں اور سکھوں میں باہمی نفرت و تفریق پیدا کرنے کے لئے درسی کتابوں میں ایسی باتیں داخل کر دیں جو ان بڑی قوموں میں منافرت کی خلیج پیدا کر دے اور اس طرح یہ شاطر قوم DIVIDE & RULE تقسیم کرو۔ اور حکومت کرو کی پالیسی کے نتیجہ میں بھارت میں اپنی حکومت مستحکم کر سکے۔ چنانچہ

(۱) سر چارلس وڈ سیکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا نے ۱۸۶۲ء میں گورنر جنرل ہند LORD ELGIN کو لکھا

"ہم نے ہندوستان میں ایک حصہ کو دوسرے کے خلاف بھڑکا کر اپنی حکومت کو برقرار رکھا ہے۔ اور ہمیں ایسا ہی کرتے رہنا چاہیئے۔ تم سے جتنا ہو سکے تم بھی ایسا ہی کرو تاکہ دونوں قوموں میں اتحاد و اتفاق کے جذبات پیدا نہ ہو سکیں۔"

(۲) اسی طرح جان فرانس ہملٹن سیکرٹری اسٹیٹ فار انڈیا نے ۱۸۹۷ء میں لارڈ کرزن گورنر جنرل کو لکھا:-

"میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان میں ہماری حکومت کو ابھی نہیں بلکہ ۵۰ سال بعد حقیقی خطرہ پیدا ہو گا۔ جبکہ ایجوکیشن کے مغربی خیالات آہستہ آہستہ ملک میں پھیلتے چلے جائیں گے اگر ابھی سے ہم تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کو ایک دوسرے کے خلاف منقسم کر دیں اور وہ نظریاتی طور پر ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہو جائیں تو اس طرح ہم اپنی حکومت کو مضبوط کر سکیں گے اس لئے ہم کو ایسا پلان بنانا چاہیئے کہ درسی کتابوں میں ایسی باتیں داخل کریں جس سے ایک قوم اور دوسری قوم میں اختلافات کی خلیج وسیع ہوتی چلی جائے۔"

پس اس پالیسی کے ماتحت انگریزوں نے درسی کتابوں میں تاریخ کو مسخ کر کے ایسی باتیں اور فرضی واقعات داخل کر دیئے جن کے ذریعہ ہندوستان میں بسنے والی قوموں میں منافرت کی خلیج وسیع ہوتی گئی اور انگریزی اقتدار قائم رہا۔

حضرات! اب زمانہ اور حالات بدل گئے ہیں۔ اب ہم آزاد تعلیم یافتہ اور سمجھ دار ہیں۔ ظالم بھی گزر گئے اور مظلوم بھی دنیا میں نہیں رہے موجودہ نسل کا ان گزشتہ مظالم و واقعات سے کوئی بھی تعلق دور کا نہیں۔ اس بارہ میں قرآنی تعلیم یہ ہے۔

تلک امۃ قد خلت لھا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون
(البقرہ)

کہ پہلے لوگ خواہ وہ چھوٹے تھے یا بڑے وہ گزر گئے ان کے اعمال ان کے ساتھ اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ ہیں۔ وہ اپنے اعمال کی جزا و سزا پائیں گے۔ اور تم اپنے اعمال کی۔ تمہیں گزشتہ لوگوں کے اعمال کے بارہ میں پوچھا بھی نہ جائیگا۔ گوربانی میں بھی ہے کہ

"اکبر کرے سو اکبر پائے
ایک گھڑی مہت نہ لگے"

اس بارہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"ہم اس بات کو بھی افسوس کے ساتھ لکھنا چاہتے ہیں کہ جو اسلامی بادشاہوں کے وقت میں سکھ صاحبان سے اس حکومت نے کچھ نزاعیں کیں یا لڑائیاں ہوئیں تو یہ تمام باتیں درحقیقت دنیوی امور تھے۔ اور نفسانیت کے تقاضے سے ان کی ترقی ہوئی تھی اور دنیا پرستوں پر افسوس کا مقام نہیں ہوتا۔ بلکہ تاریخ بہت سی شہادتیں پیش کرتی ہے کہ ہر ایک مذہب کے لوگوں میں یہ نمونے موجود ہیں کہ راج اور بادشاہت کی حالت میں بھائی کو بھائی نے۔ بیٹے نے باپ کو اور باپ نے بیٹے کو قتل کر دیا۔ ایسے لوگوں کو مذہب اور دیانت اور آخرت کی پرواہ نہیں ہوتی ...... ہر ایک فریق کے نیک دل اور شریف آدمی کو چاہئے کہ خود غرض بادشاہوں اور راجاؤں کے قصوں کو درمیان میں لا کر خواہ مخواہ اپنے کینوں سے جو محض نفسانی اغراض پر مشتمل تھے آپ حصہ نہ لیں وہ ایک قوم تھی جو گزر گئی۔ ان کے اعمال ان کے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے تمہیں چاہیئے کہ ابھی کھیتی میں ان کے کانٹوں کو نہ بوئیں اور اپنے دلوں کو محض اس وجہ سے خراب نہ کر لیں کہ ہم سے پہلے بعض ہماری قوم میں ایسا کر چکے ہیں۔" (ست بچن صفحہ)

بھائیو! اس زریں اصول کے تحت ضروری ہے کہ گزشتہ بادشاہوں یا قوموں کی کسی سختی یا زیادتی کو سامنے لا کر موجودہ پرامن فضاء کو مکدر نہ کیا جائے۔ گزرے ہوئے لوگوں نے جو کچھ کیا اس کے نتائج خود انہوں نے بھگت لئے۔ اب ان باتوں کو بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں۔ درسی کتابوں سے بھی ایسے واقعات نکال دینا چاہیئے۔ جو انگریزوں کی مرتبہ مسخ شدہ تاریخ کی وجہ سے باہمی قومی منافرت اور تلخی پیدا کرتے تھے تاکہ نئی معصوم نسل کے دل و دماغ شروع سے ہی فرقہ واریت کے جذبات سے مسموم نہ ہوں۔

اس لئے ہمیں اپنے اعمال کے [illegible] کو پیش نظر رکھنا چاہیئے اگر ہم اپنے اندر امن و صلح اتحاد اور رواداری پیدا کرنے کی کوشش کریں گے تو اس کے شیریں پھل بھی ہم ہی کھائیں گے اور ہماری آئندہ نسل پیدائش اور خوشگوار ماحول میں رہ کر اپنے وطن کی خدمت و حفاظت کر سکے گی۔

سابقہ وزیر اعظم ہند شریمتی اندرا گاندھی نے ۱۹۸۲ء میں "بھارت میں مشترک تہذیب میں اسلام کا مقام" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

"شاید پچھلے چند سالوں میں ہمارے کچھ مصنفوں نے تاریخی اعتبار سے کچھ غلط فہمیاں پیدا کی ہیں جس کے نتیجہ میں کچھ لوگ کہنے لگ گئے ہیں کہ اسلام مسلم حکمرانوں کے ساتھ بھارت میں آیا۔ درحقیقت ہمارے اس برصغیر کے کچھ حصوں میں اسلام کا پیغام ہمارے ملک میں مسلمان حکمرانوں کے تسلط سے کافی پہلے پھیل چکا تھا۔ بعینہ اس طرح جیسے یورپین اقوام کی آمد سے صدیوں قبل عیسائیت ہمارے یہاں آگئی تھی۔"

نیز فرمایا:-

(ب) حضرت نظام الدین اولیا، خواجہ معین الدین چشتیؒ اور بابا فرید جیسے صوفیوں اور فقیروں نے اپنے دور کے رہنماؤں اور عوام پر اپنا اثر چھوڑا۔ جس انداز سے مہاراج گورو نانک دیو نے ان کی تعریف کی ہے اس سے رواداری کا جذبہ اور واضح ہو جاتا ہے۔ علم نجوم، طب، فن تعمیر، ادب، موسیقی اور ہماری صنعت و حرفت میں اسلام کی خدمات سب پر عیاں ہیں۔"

(رسالہ ہندوستانی مسلمان اور سیکولر ملک کے نازاں شہری ماہ نومبر ۱۹۸۳ء)

## دسواں اصول

حضرات! قومی یکجہتی اور باہمی اتحاد و اتفاق کے سلسلہ میں یہ بات بھی پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ مختلف پارٹیوں اور قوموں

کے درمیان اختلاف رنجش کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ عموماً ایک دوسرے کے لیڈروں اور نیتاؤں کی مناسب عزت وتکریم نہیں کی جاتی بلکہ تقریروں اور تحریروں میں ان کے خلاف بے جا تنقید اور بے بنیاد الزامات عائد کرکے ان کی رواداری کو یا حب الوطنی کو مشکوک بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ قومی لیڈروں کی توہین و تذلیل کرنے سے قوم کے ایک طبقہ میں حکومت سے عدم تعاون کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اس طرح خواہ مخواہ ملک کی ترقی میں روک پیدا ہوتی ہے۔

بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں فرمایا ہے:

اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ

(ابن ماجہ)

یعنی اگر تمہارے پاس کسی قوم کا لیڈر آئے یا اس کا ذکر تمہاری مجلس میں ہو تو اس کی مناسب عزت وتکریم کرو۔

اگر ہمارے ملک کی ہر قوم اور ہر پارٹی اس فرمان نبوی صلعم پر صدق دل سے عمل کرے تو باہمی تنازعات کی ایک بڑی وجہ دور ہو سکتی ہے۔ تلک عشرۃ کاملۃ۔

[illegible] اصول

ہیں جن پر اگر اہل وطن صدق دل سے عمل کریں اور اپنے انداز فکر میں خوشگوار تبدیلی پیدا کریں تو امید واثق ہے کہ ہندوستان میں بسنے والی قوموں اور مختلف طبقات اور دھرموں کے ماننے والوں میں مضبوط اور پائیدار امن واتحاد اور نیشنلزم اور نیشنل انٹگریشن پیدا ہو سکتی ہے۔ اور بھارت ورش کے بسنے والے فرقہ وارانہ فسادات اور نسلی اور لسانی اختلافات سے نجات پاکر تعمیری کاموں کے لئے ترقی کی شاہراہ پر چل سکیں گے۔ تب قومی ایکتا کا نعرہ محض ایک نعرہ اور موہوم تمنا نہیں رہے گا بلکہ ایک عملی حقیقت بن کر قوم اور دنیا کے سامنے آئے گا۔

اس بارہ میں بی۔ این پانڈے سابق چیئرمین ہسٹری ڈیپارٹمنٹ الہ آباد یونیورسٹی نے فرمایا ہے:۔

"یہ بات بہت اہم ہے کہ ہم اپنے اپنے بھائیوں کے انداز فکر کو مثبت اور تعمیری کاموں کی طرف موڑدیں۔ ہمارا ملک کئی اندرونی بیماریوں میں مبتلا ہے۔ مثلاً غریبی۔ تعلیم کی کمی۔ جہالت۔ بے روزگاری اور مختلف بیماروں وغیرہ اور سب سے بڑی اور نقصان دہ بات ہے کہ ہم بیرونی خطرات سے گھرے ہوئے ہیں۔ اس لئے۔ ضروری ہے کہ ہندوستانیوں کو آپس میں باہمی اعتماد اور بھروسہ ہو اور یہ اعتماد تبھی پیدا ہو سکتا ہے۔ جب ہم ایک دوسرے کے مذہب۔ زبان اور کلچر کی عزت کریں۔ آج کل تشدد کی جو روملی ہوئی ہے اس کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ ہم لوگوں میں قانون کی پابندی واحترام کا جذبہ پیدا کرسکیں جب تک ہم اس بڑھنے والے تشدد کی روکو جس نے ہمارا نیشنل لائف (قومی زندگی) کے ہر پہلو کا احاطہ کیا ہوا ہے سختی سے دبا نہ دیں بڑا خطرہ ہے۔ کہ وہ ہماری سوسائٹی کے ڈھانچے کو توڑ پھوڑ نہ دے۔ اندرونی اور بیرونی خطرات کی موجودگی میں اس امر سے غافل رہنا اور آنکھوں کو موندلینا خودکشی کے مترادف ہوگا۔ اس لئے نیشنل انٹگریشن قومی ایکتا وقت کا اہم تقاضہ ہے"۔

خدا کرے کہ ہمارے اہل وطن ان دس زرّین اصولوں کو اپنا ئیں اور امن وصلح باہمی اتحاد بھروسہ اور محبت وپیار کی فضا میں بھائی بھائی بن کر رہیں۔ گوروبانی کے ان شبدوں کو مدنظر رکھیں ؂

آؤ بھینیں گلی ملاں انت سہیلڑیاں
مل کے کریں کہانیاں سمرتھ کنت کیاں
سانچے صاحب سب گن اوگن سب اساں

آئیے اب ہم سب مل کر پُر زور نعرہ لگائیں۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ پیشوایان مذاہب زندہ باد۔ بھارت زندہ باد قومی ایکتا زندہ باد۔

(ختم شد)

# ولادتیں

(۱)۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم چوہدری عبدالواسع صاحب کارکن نظارت بیت المال آمد کو بتاریخ ۱۸/۲/۸۸ پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "فرحہ چوہدری" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب درویش مرحوم سابق ناظر بیت المال خرچ کی پوتی اور مکرم چوہدری ارشاداللہ صاحب چیمہ آف موہلن کے (پاکستان) کی نواسی ہے قارئین بدر سے نومولودہ کے نیک صالحہ وخادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے

(خاکسار سعادت احمد جاوید نائب ناظر امور عامہ قادیان)

(۲)۔۔ مکرم ڈاکٹر یعقوب منصور صاحب مرحوم آف لاس اینجلس (امریکہ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۵/۲/۸۸ ایک بچی کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے زچہ وبچہ کی صحت وسلامتی نیز نومولود کے نیک صالح وخادم دین بننے اور درازیٔ عمر وبلندی اقبال کے لئے بزرگان واحباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (خاکسار ڈاکٹر حمید الرحمن مقیم کیلیفورنیا (امریکہ)

(۳)۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے دوسرے بیٹے عزیز ظفر اقبال سلمہٗ مقیم عجمان (دوبئی) کو بتاریخ ۲۹/۱/۸۸ پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے جو برادرم مکرم منور علی صاحب فوٹوگرافر سابق درویش حال مقیم کراچی کی نواسی ہے۔ اس خوشی میں مبلغ ۲۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کرکے قارئین سے عزیزہ نومولودہ کے نیک صالحہ اور خادمہ دین ہونے اور درازیٔ عمر وبلندی اقبال کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔ (خاکسار مستری منظور احمد درویش قادیان)

(۴)۔۔ مورخہ ۷/۲/۸۸ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی دعاؤں کے طفیل خاکسار کو تین بچیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور پُرنور نے ازراہ شفقت "مشہود احمد" تجویز فرمایا۔ عزیز نومولود کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور نیک، صالح وخادم دین بننے کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمود احمد بالو نمائندہ اخبار بدر چنتہ کنٹہ)

# اعلانات نکاح

(۱)۔۔ خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ الودود سید سلمہا کا نکاح عزیز طہ اظہر اعوان سلمہ ابن مکرم ملک ممتاز علی صاحب آف لاہور کے ساتھ مورخہ ۶/۲/۸۸ کو پڑھا گیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ دو صد روپے اعانت بدر میں ارسال کرکے اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے بزرگان واحباب جماعت سے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار سید عبدالعزیز مقیم نیوجرسی (امریکہ)

(۲)۔۔ مورخہ ۱۹/۱۲/۸۷ کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیزہ زینت آرہ سلمہا بنت مکرم سید افضل صاحب مرحوم آف خانپور ملکی کا نکاح عزیز ابرار عادل خان سلمہ ابن مکرم قاری غلام علی خان صاحب آف بالیسر (اڑیسہ) کے ساتھ مبلغ ساڑھے سات ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا

قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

## درخواست دعا

خاکسار کے بڑے داماد عزیزم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب ساکن حیدرآباد اپنی پریشانیوں کے ازالہ، نیک مقاصد میں حصول کامیابی اور بچوں کی صحت وسلامتی کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار چوہدری محمود احمد عارف ناظر بیت المال آمد قادیان

# صبر کا قرآنی مفہوم

از محترم شیخ علیم الدین صاحب فیصل آباد - پاکستان

صَبْر کے بنیادی معنی ہیں "رُکے رہنا" - "روکے رکھنا" - اَلصَّبِیْر اس بادل کو کہتے ہیں جو مسلسل کئی گھنٹوں سے ایک ہی جگہ پر کھڑا ہو اور ادھر ادھر حرکت نہ کرے۔ (تاج) عربی کا محاورہ ہے صَبَرْتُ الدَّابَّۃَ (میں نے جانور کو بغیر چارہ کے روکے رکھا) "مضبوطی سے (اپنے نصب العین پر) جمے رہنا" اسی بنا پر پہاڑ کو بھی الصَّبِیْر کہتے ہیں جو مضبوطی سے ایک ہی مقام پر جما رہتا ہے (تاج) الصَّبُوْرَۃ اس مٹی یا بوجھ کو بھی کہتے ہیں جو کشتی کو ہچکولوں سے بچانے کے لئے ایک جگہ پر رکھ دیا جاتا ہے تاکہ کشتی کا توازن برقرار رہے (محیط) اس نسبت سے قرآن کریم کی بتلائی ہوئی ہموار راہوں پر چلنے اور متوازن زندگی بسر کرنے کو صبر کہیں گے۔

صَبْر کے لغوی معنی باندھنے کے بھی ہیں (ابن فارس) اس سے مراد ارادے کی مضبوطی، عزم کی پختگی اور خواہشات نفس کا وہ انضباط ہے جس کی بناء پر ایک شخص نفسانی ترغیبات اور بیرونی مشکلات کے مقابلے میں قلب و ضمیر کے پسند کئے ہوئے راستہ پر لگاتار بڑھتا چلا جاتا ہے۔ صاحب تاج کہتا ہے کہ صَبْر کے معنی کسی شخص کا کسی مطلوبہ شے کے حصول کے لئے برابر مصروف کار رہنا ہیں۔ حدیث میں روزہ کو بھی صبر کہا گیا ہے کیونکہ وہ بھی گویا صبر کی ایک قسم ہے چنانچہ ارشاد ہے صِیَامُ شَہْرِ الصَّبْرِ۔ صبر کے مہینے کے روزے (مفردات راغب) صَبُوْر - ثابت قدمی، مستقل مزاجی (سورہ ۲۔ آیت ۴۵)۔ صَبَّار - نہایت صبر و استقلال کے ساتھ کام کرنے والا (۱۴ : ۵)۔ اِصْطَبِرْ - مصیبت کا ضبط و تحمل کے ساتھ برداشت کرنا۔ صَابِرُوْا - ثابت قدمی میں بازی لے جانا۔ (۳ : ۱۹۹)۔ اَصْبَرَ - جرأت کرنا (ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ) (۲ : ۱۷۵)

شریعت کی اصطلاح میں شریعت جن کاموں سے منع کرتی ہے سختی کے ساتھ ان سے رکے رہنا" اور جن کاموں کا حکم دیتی ہے ثابت قدمی کے ساتھ اپنے نفس کو ان پر "روکے رکھنا"۔ یعنی صبر کے دو بازو ہیں (کرو - نہ کرو) ایک میں سکون ہے تو دوسرے میں حرکت۔ قرآن کریم کی روشن تعلیم میں صبر کے مفہوم میں دونوں پہلو پائے جاتے ہیں لیکن حرکت والا پہلو غالب ہے۔ سکون والے پہلو کو قرآن کریم نے اکثر و بیشتر ضبط، تحمل، برداشت اور مستقل مزاجی سے تعبیر کیا ہے۔ اور حرکت والا پہلو استقامت، اولوالعزمی، شجاعت اور جہد مسلسل سے عبارت ہے۔ اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ (۲ : ۱۵۴) کہہ کر دونوں ہی پہلوؤں کو متحرک کر دیا گیا۔ کیونکہ دعا فی نفسہ ایک اعلیٰ روحانی اور ذہنی کوشش کا نام ہے اور انسانی کوششوں کے مابعد کلیۃً الٰہی فضلوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ کیونکہ انسانی ہمتیں جہاں جواب دے جاتی ہیں اور انہماک جہاں تھک ہار جاتے ہیں۔ وہاں دعا ہی کارگر ہوتی ہے۔ روشنی بخشتی ہے عزم ہمت عطا کرتی ہے اور مومن پر کامیابی کی راہیں کھول دیتی ہے۔ جہاں کوئی چارہ کار نہ ہو اور کوشش کی بھی بظاہر گنجائش نہ ہو وہاں فقط دعا ہی مومن کا ہتھیار ہے ایسے مواقع پر قرآن نے دعا کو صَبْرٌ جَمِیْلٌ سے تعبیر کیا ہے۔ ایسی دعا جو ثمر آور ہو۔ نتیجہ خیز ہو اور عمل و حرکت کی روشن راہوں کی طرف راہنمائی کرے۔ وہ نہیں جو نفس کے دھوکے میں آ کے ایک رسم کی طرح ادا کی جاتی ہے۔

قرآن کریم میں پچاسی سے زائد آیات ہیں جن میں صبر کا مضمون بیان ہوا ہے ان کا اگر بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو یہی مفہوم سامنے آتا ہے کہ مومن کو باطنی طور پر نفسانی خواہشات اور خارجی طور پر طاغوتی ترغیبات اور باطل کی قوتوں کے خلاف اس طرح سر بسر پیکار رہنا چاہیئے کہ ساری زندگی کبھی پائے ثبات میں لغزش نہ آنے پائے۔ علاوہ بریں حصول رضائے الٰہی اور اشاعت حق کے لئے مسلسل سرگرم عمل رہنا صبر کے مفہوم میں شامل ہے۔

سورۃ آل عمران میں صابرین کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے - "نہ وہ شکستہ کام ہوئے نہ انہوں نے کمزوری دکھائی اور نہ ہی وہ سرنگوں ہوئے وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ (۳ : ۱۴۶) ایسے ہی صابرین کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں۔ یہاں سرگرمی عمل، جرأت مندی اور شجاعت کو صبر کا نام دیا گیا ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ "اگر تم میں سے بیس صابر بھی ایسے ہوں جو صبر کے ساتھ مقابلہ کریں تو فریق مخالف کے دو سو پر غالب آئیں گے۔" (۸ : ۶۵) ایسے موقع پر صبر کے معنی ہوں گے ڈٹ کر مقابلہ کرنا، جانبازی۔

قرآنی آیات کریمہ میں صبر کو مختلف مواقع کے لحاظ سے مختلف معنوں میں استعمال فرمایا گیا ہے تاہم صبر کو قرآن نے اکثر و بیشتر استقلال، ثابت قدمی اور استقامت سے تعبیر کیا ہے۔ صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا (۲ : ۲۵۰) میں اسی کی وضاحت آگئی ہے۔

٭۔ مصیبت کے موقع پر صبر کو برداشت، ضبط کہیں گے (۱ : ۲۲، ۱۴ : ۱۲، ۲ : ۱۷۷)

٭۔ جنگ کے موقع پر صبر کو شجاعت، جانبازی اور پامردگی کہیں گے (۳ : ۱۹۹، ۳ : ۱۱۱)

٭۔ اشاعت حق کے لئے صبر کو جہد مسلسل کہیں گے (۷۴ : ۷)

٭۔ سخت مصیبت کے موقع پر صبر کو رحب الصدر، خندہ پیشانی، کشادہ دلی کہتے ہیں۔ (۶۸ : ۵۰)

٭۔ بات کو چھپانے کے موقع پر صبر کو (کتمان) رازداری کہتے ہیں۔

٭۔ زیادتی کا بدلہ نہ لے تو صبر کو عفو و درگزر کرنا کہیں گے (۶ : ۳۴، ۱۴ : ۱۲)

٭۔ طاقت رکھنے کے باوجود بدلہ نہ لے اور درگزر کرے تو صبر کو احسان کہیں گے (۱۶ : ۱۲۸)

٭۔ بدی کا جواب نیکی سے دیا جائے تو ایسے موقع پر صبر کو تسلیم و رضا کہیں گے سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ۔ (۳۷ : ۱۰۲)

٭۔ سورۃ طٰہٰ میں نماز قائم کرنے کے لئے وَاصْطَبِرْ عَلَیْہَا آیا ہے (۲۰ : ۱۳۲) اس کا ترجمہ ہے (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نماز پر صبر کیجئے۔ یہاں اس کے معنی ہیں نماز پر قائم رہنا۔ نماز پر انحصار کرنا۔ اسی مضمون کو دوسری جگہ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِہٖ (۱۹ : ۶۵) کے الفاظ میں ادا کیا گیا ہے اس کے معنی بھی خدا کی بندگی پر ثابت قدم رہنے کے ہیں۔

٭۔ دوزخیوں کا آگ کے مقابل پر صبر کرنا برداشت کہلائے گا (۱۴ : ۲۱) اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا۔ چاہے جزع کریں چاہے صبر کریں۔ سورۃ بقرہ میں فَمَآ اَصْبَرَہُمْ عَلَی النَّارِ (۲ : ۱۷۵) کفار کے لئے آیا ہے۔ اس کے معنی ہوں گے کیسی جرأت (بے جا) ہے انہیں آگ پر! (ابوعبیدہ راغب) کتنا اصرار ہے انہیں آگ میں جانے کا! کتنی تاب ہے ان میں آگ کی!!!

٭۔ قرآن کریم میں ایک تیسرے موقع پر بھی کفار پر صبر کا اطلاق ہوا ہے۔ یہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکا دیتا، لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَیْہَا (۲۵ : ۴۲)۔ "اگر ایسا نہ ہوتا کہ ہم صبر سے ان کی پرستش پر قائم رہتے" اس موقع پر صبر کے معنی ہوں گے ثابت قدمی، لیکن اسے ضد اور ہٹ دھرمی بھی کہہ سکتے ہیں۔

٭۔ قرآن کریم میں صبر کا لفظ ان معنوں میں بھی آیا ہے جس کے لئے ہم کہہ دیتے ہیں" یوں ہی بے صبر نہ ہو۔ ذرا دم لو۔" (۱۸ : ۶۸، ۴۹ : ۵)

٭۔ بنی اسرائیل نے کہا "ہم ایک ہی کھانے سے اکتا گئے ہیں" لَنْ نَّصْبِرَ۔ اکتاہٹ کے مقابل صبر کے معنی ہوں گے بشاشت، خندہ پیشانی (۲ : ۶۱)

٭۔ سورۃ ابراہیم میں "صَبَرْنَا" بمقابلہ "جَزِعْنَا" آیا ہے "صبر" کے معنے ہیں رسی کو درمیان سے کاٹ دینا۔ لہذا "صبر" کہتے ہیں کسی کام کا مسلسل کئے جانا۔ گویا صبر مومنین کو ان کے بلند مقاصد کے حصول کے لئے مسلسل روحانی، ذہنی اور جسمانی قوتوں کو بروئے کار لانے کی دعوت دیتا ہے۔

٭۔ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ - "لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ" آیا ہے۔ (۱۴ : ۵، ۳۱ : ۳۱، ۳۴ : ۱۹، ۴۲ : ۳۳) دوسری جگہوں پر لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ کے ساتھ "یَعْقِلُوْنَ" "یَتَفَکَّرُوْنَ" "یَسْمَعُوْنَ" لا کر مطلب واضح کر دیا گیا ہے۔

۵۔ صَبْرٌ جَمِیْلٌ۔ اللہ تعالیٰ کی پُر حکمت کتاب قرآن کریم میں "صَبْرٌ جَمِیْلٌ" کے الفاظ ایسے ہی مواقع پر استعمال فرمائے گئے۔ جہاں مومن کے لئے بظاہر کوئی چارہ کار نہ ہو اور نہ ہی کچھ کر گزرنے کی گنجائش ہو ملاحظہ کیجئے (۱۲: ۱۸، ۱۲: ۸۳، ۷۰: ۵) ایسے صبر کو "صَبْرٌ جَمِیْلٌ" سے تعبیر کیا گیا ہے جس کے معنی ہوں گے کلیۃً اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر بھروسہ کرنا۔ دوسرے لفظوں میں دعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے فضل اور نصرت کو تلاش کرنا

سورہ شعراء میں ارشاد ربانی ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے صبر کا پھل بلند منزل کی شکل میں پائیں گے۔ اور آداب و تسلیمات سے ان کا استقبال ہوگا۔ (۲۵: ۷۵) صبر کا لفظ یہاں وسیع تر معنوں میں استعمال ہوا۔ دشمنانِ حق کے مظالم مردانگی سے برداشت کرنا دینِ حق کو قائم اور سربلند رکھنے کے لئے ہر قسم کے مصائب و مشکلات کا عزم و ہمت سے مقابلہ کرنا ہر خوف و لالچ کے مقابلہ میں راہِ راست پر ثابت قدمی سے قائم رہنا۔ شیطانی ترغیبات کے علی الرغم فرض کو دیانتداری سے بجالانا۔ آئینۂ دل کو بغض، حسد، کینہ اور دیگر ہر قسم کی آلائشوں سے پاک کرکے سورمانہ شان کے ساتھ جرأت سے زندگی بسر کرنا صبر کے مفہوم میں شامل ہے۔

یہ قرآنی صبر کی اجمالی تصویر ہے اور یہ وہ صابرین ہیں جن کے متعلق فرمایا گیا ہے "کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے صبر کا پھل بلند منزل کی شکل میں پائیں گے اور آداب و تسلیمات سے ان کا استقبال ہوگا" اور جن کو وعدہ دیا گیا ہے کہ

"اگر تم میں بیس مومن (جانثار) ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے" کیونکہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ بے شک اللہ تعالیٰ صابرین کے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ کی نصرت انہیں لوگوں کے شاملِ حال ہوتی ہے جو اپنے نصب العین کے حصول کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے ہیں اور ہر قسم کی مشکلات کا سامنا ثابت قدمی اور خندہ پیشانی سے کرتے ہیں۔ اس کے برعکس عام طور پر صبر کا جو مفہوم ہمارے ہاں مروّج ہے۔ وہ اس کی ضد ہے۔ ہمارے ہاں صبر کا مفہوم لیا جاتا ہے۔ نہایت بے چارگی سے ہاتھ ڈال کر اور حوصلہ ہار کر بیٹھ رہنا۔ چنانچہ نہایت بے چارگی کے عالم میں کہہ دیا جاتا ہے "اچھا جو تمہارے جی میں آئے کر لو میرے لئے صبر کے سوا اور چارہ ہی کیا ہے"۔ اور اپنے دل کو یہ کہہ کر سمجھا لیا جاتا ہے "اچھا کوئی بات نہیں ظالم کی رسی دراز ہوتی ہے۔ لیکن خدا کی لاٹھی بھی بے آواز ہوتی ہے"۔ غور فرمائیے قرآنی صبر کا مفہوم ہے ڈٹ کر مقابلہ کرنا اور اپنے نصب العین کے حصول کے لئے مسلسل دعائیں اور جدوجہد کرنا مگر ہمارے ہاں سارا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ کر دم بخود بیٹھے رہنے کو صبر کا نام دیا جاتا ہے۔

نوٹ :۔ اس مضمون کی تیاری میں عصر حاضر کی لغات ۔ لغات القرآن قاموس القرآن اور غریب القرآن سے بھی مدد لی گئی ہے۔

(بشکریہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ جنوری ۱۹۸۸ء صفحہ ۶)

# کلمہ طیبہ کے انوکھے مجرم !!

ازمکرم سید رشید احمد صاحب سونگھڑوی حال مقیم جمشید پور بہار

اللہ تعالیٰ کی توحید کا قیام اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان، یہ دونوں امور مقصود ہیں تخلیق کائنات کا۔ اسی لئے کلمہ طیبہ کا تصور کرتے ہی یہ افضل الذکر زبان پر آجاتا ہے کہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" ۔ دنیا میں باوجودیکہ سینکڑوں مذاہب ہیں۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ آج تک کسی مذہب کی بنیاد کسی کلمہ پر نہیں ہوئی اور یہ امتیازی شرف صرف اور صرف مذہب اسلام کو ہی حاصل ہے کہ اس کی بنیاد ایک کلمہ پر ہے اور وہ کلمہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نادان ہے وہ مسلمان جو بعض وضعی کلمے[1] بنا کر دوسرے مذاہب کی طرف منسوب کرتا ہے اور یوں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس خصوصیت اور امتیازی حیثیت کو دوسروں میں بانٹنے لگتا ہے۔ درآنحالیکہ کوئی ایک مذہب بھی اسے اپنی طرف منسوب کیا جانا تسلیم نہیں کرتا۔

یہ صحیح ہے کلمہ کا ظاہر جو حروف اور الفاظ میں زبانی اقرار تک محدود ہے مگر اس کلمہ کا باطن بھی ہے۔ جو اس کی روح ہے اور اس سے اس کی عظمت شان بھی ظاہر ہوتی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :۔

"مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ ۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی تشریح میں فرماتے ہیں :۔

"مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ ۔ یعنی جس نے صدق دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو مان لیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اکثر لوگ دھوکہ کھاتے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ طوطے کی طرح زبان سے کلمہ کے الفاظ دہرا دینے سے انسان جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اگر اتنی ہی حقیقت اس کے اندر ہوتی تو پھر سب اعمال بیکار اور نکمے ہو جاتے اور شریعت (معاذ اللہ) لغو ٹھہرتی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ مفہوم جو اس میں رکھا گیا ہے وہ عملی رنگ میں انسان کے دل میں داخل ہو جائے جب یہ بات پیدا ہو جاتی ہے تو ایسا انسان فی الحقیقت جنت میں داخل ہو جاتا ہے نہ صرف مرنے کے بعد بلکہ اس زندگی میں بھی وہ جنت میں ہوتا ہے۔ یہ سچی بات ہے اور جلد سمجھ میں آجاتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے سوا انسان کا کوئی محبوب اور مقصود نہ رہے تو پھر کوئی دکھ یا تکلیف اسے ستا ہی نہیں سکتی یہ وہ مقام ہے جو ابدال اور قطبوں کو ملتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد نہم صفحہ ۱۰۱-۱۰۲)

پس نادان ہے وہ شخص جو کلمہ طیبہ کے باطن کو فراموش کرکے اس کا محض لیبل (Label) لگا کر یا اس کا تعویذ بنا کر بدارواح اور جنات وغیرہ موہوم آفات سے بچنے کے لئے اسے بطور ڈھال کے استعمال کرتا ہے۔ کیونکہ وہ کلمہ طیبہ کی روح سے سراسر ناآشنا ہے اور رو بزیاں ہے۔

بادی النظر میں کلمہ طیبہ کا جرم سے کوئی جوڑ دکھائی نہیں دیتا۔ مگر

[1] حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں :۔

"یہ خیال کر لینا کہ چونکہ اسلام میں کلمہ پایا جاتا ہے۔ اس لئے باقی مذاہب کا بھی کلمہ ہوتا ہوگا یہ محض نادانی ہے اور قرآن کریم پر غور نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ اس سے بڑھ کر ظلم یہ ہے کہ بعض لوگوں نے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ابراہیم خلیل اللہ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ موسیٰ کلیم اللہ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عیسیٰ روح اللہ کے کلمات بھی پیش کر دیئے ہیں اور کہا ہے یہ پہلے مذاہب کے کلمے ہیں۔ حالانکہ تورات اور انجیل اور عیسائی لٹریچر میں ان کلموں کا کہیں نام و نشان بھی نہیں۔"

(احمدیت کا پیغام ص ۷)

# درخواست دعا

(۱) محترم چوہدری منیر احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم لاس اینجلس (امریکہ) جنہیں گزشتہ دنوں بعارضہ قلب ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا کا آپریشن خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب رہا ہے۔ تاہم ابھی کافی کمزوری ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ کے اس مخلص خادم کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔ خاکسار اپنی پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے بھی قارئین سے دعاؤں کا خواستگار ہے۔

خاکسار ڈاکٹر حمید الرحمٰن ایم ڈی مقیم کیلیفورنیا (امریکہ)

(۲)۔ مکرم غضنفر حسین خان صاحب مقیم والپائی (گوا) کو عرصہ قریباً تین سال سے سر کے نصف حصہ میں اکثر تکلیف رہتی ہے جس کی وجہ سے جسمانی ضعف اور پریشانی لاحق ہے۔ موصوف دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی کامل شفایابی کے لئے بزرگان و احباب سے دعا کی استدعا کرتے ہیں۔

خاکسار حضرت صاحب منڈاسگر صدر جماعت احمدیہ ہبلی

شیطان کی نظر میں کلمہ طیبہ کا ظاہر اور باطن دونوں ہی مجرم ہیں۔

محرم سنہ ۷ نبوی[2] میں شعب ابی طالب میں جس مقدس ترین گروہ کو زنداں میں ڈالا گیا وہ کون تھا؟ وہ اسیران راہِ مولیٰ تھے۔ اُن کا قائد کون تھا؟ وہ میرا آقا سید ولد آدم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ اور اُن ظالموں کی نظر میں جو اپنی طاقت اور عددی کثرت کی رعونت میں مخمور تھے۔ کلمہ طیبہ کا اقرار محض اس بناء پر جرم عظیم بنا ہوا تھا کہ خود وہ کلمہ طیبہ کے ظاہر و باطن کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ انجام کار کلمہ طیبہ کے یہ دشمن جن کے مقدر میں مٹنا لکھا تھا مٹ گئے۔ جبکہ کلمہ طیبہ کے محافظوں کو ان کی بے دریغ قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے حکومت عطا فرمائی۔ تب شیطان نے اپنی ذریت کو یہ سبق دیا کہ اب ظاہری کلمہ کی دشمنی کرو گے تو شاید کامیابی نہ ہو۔ البتہ کلمہ کی روح رکھنے والوں کا مقابلہ کرو تو شاید اس طرح کچھ کام بن جائے۔ اس پس منظر میں جب ہم گذشتہ تیرہ صدیوں کی اسلامی تاریخ کا سرسری جائزہ لیتے ہیں تو کلمہ طیبہ کی روح رکھنے والوں کا ایک طویل سلسلہ دکھائی دیتا ہے۔ جو سب کے سب شجرۂ محمدی کے پھل تھے اور سب ہی کلمہ طیبہ کی روح رکھتے تھے۔ کلمہ طیبہ کے ظاہر و باطن کے ان محافظوں کی مختصر فہرست یہ ہے:-

## پہلی صدی ہجری

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام۔

## دوسری صدی ہجری

حضرت جنید بغدادیؒ۔ حضرت محمد الفقیہؒ۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ۔ حضرت امام مالک بن انسؒ اور حضرت امام شافعیؒ۔

## تیسری صدی ہجری

حضرت امام بخاریؒ۔ حضرت ذوالنون مصریؒ۔ حضرت سہل تستریؒ۔ حضرت احمد راوندیؒ۔ حضرت ابو سعید خرازؒ۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ۔ حضرت امام نسائیؒ۔ حضرت ابن حنانؒ۔ حضرت ابو العباس بن عطاءؒ اور حضرت ابو الحسن النوریؒ۔

## چوتھی صدی ہجری

حضرت منصور حلاجؒ۔ حضرت شیخ ابو الحسن اشعریؒ۔ حضرت ابوبکر شبلیؒ اور حضرت ابو عثمان مغربیؒ۔

## پانچویں صدی ہجری

حضرت امام غزالیؒ۔ حضرت امام ابن حزمؒ۔

## چھٹی صدی ہجری

حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ۔ حضرت فرید الدین عطارؒ۔ حضرت علامہ ابن رشدؒ۔ حضرت صوفی شعیب بن الحسن المغربیؒ۔ حضرت محی الدین ابن عربیؒ اور حضرت شہاب الدین سہروردیؒ۔

## ساتویں صدی ہجری

حضرت شیخ ابو الحسن شاذلیؒ۔ حضرت شیخ عزالدین بن عبد العزیزؒ۔ حضرت نظام الدین اولیاءؒ۔ حضرت امام ابن تیمیہؒ۔ حضرت شمس تبریزؒ اور حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ۔

## آٹھویں صدی ہجری

حضرت امام ابن قیمؒ۔ اور حضرت تاج الدین سبکیؒ۔

## نویں صدی ہجری

حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامیؒ۔ حضرت سید محمد جونپوریؒ اور حضرت شیخ علائیؒ۔

## دسویں صدی ہجری

حضرت احمد بہاریؒ اور حضرت صوفی بایزید سرہندیؒ۔

## گیارہویں صدی ہجری

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ۔ حضرت سرمدؒ اور حضرت محمد بن ابراہیم شیرازیؒ۔

## بارہویں صدی ہجری

حضرت معصوم علی شاہ میرؒ۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ۔ اور حضرت محمد بن عبد الوہابؒ۔

## تیرہویں صدی ہجری

حضرت سید احمد بریلویؒ۔ حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ۔ حضرت مولوی عبد اللہ غزنویؒ اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ۔

## چودھویں صدی ہجری

اس میں حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اتباع ہیں۔ چونکہ یہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دور ہے اس لئے اس کے محافظین کلمہ طیبہ کی فہرست بالکل اسلام کی نشاۃ اولیٰ کے مشابہ ہے۔

## پندرہویں صدی ہجری

اب جبکہ پندرہویں صدی ہجری شروع ہو چکی ہے شیطان اور اُس کی ذریت نے بھی پورا زور لگانا شروع کر دیا ہے پہلے تو صرف کلمہ طیبہ کی روح کا مخالف تھا۔ اب اس نے کلمہ طیبہ کی روح کے ساتھ اُس کے ظاہر پر بھی حملہ شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ اس دور میں جن خوش نصیبوں کو کلمہ طیبہ کے ظاہر اور باطن کی حفاظت کے لئے قربانیاں پیش کرنے کی سعادت عطا ہوئی ہے اُن میں سکھر کے محترم پروفیسر ناصر احمد قریشی صاحب اور محترم رفیع احمد قریشی صاحب ساہیوال کے مکرم رانا نعیم الدین صاحب، مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ، مکرم ملک محمد دین صاحب، مکرم محمد حاذق صاحب، مکرم عبد القدیر صاحب اور مکرم نثار صاحب۔ کوئٹہ کے مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب، مکرم عبد الماجد خان صاحب، مکرم ظہور الدین بابر صاحب، مکرم رفیع احمد صاحب فاروقی، مکرم ملک محمد جہانگیر صاحب جوئیہ ایڈووکیٹ اور متعدد دوسرے اصحاب کے نام سر فہرست ہیں۔ یہ سب اسیران راہ مولیٰ جیلوں میں بند ہیں۔ ان کا جرم صرف اور صرف کلمہ طیبہ کی حفاظت اور اس کا احترام و دفاع ہے۔ کلمہ طیبہ کے یہ پاسبان یہ اسیران راہ مولیٰ اس امتیازی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جس کا ایک واجب الاطاعت امام ہے جو کلمہ طیبہ کے ان پاسبانوں اور راہ مولیٰ کے اسیروں کی نسبت انتہائی درد بھرے الفاظ میں افراد جماعت کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:

"اُن کو دعاؤں میں یاد رکھنا ہمارا فرض ہے۔ اُن کے ذکر کو زندہ رکھنا ہمارا فرض ہے اپنی محافل میں بھی اپنے دیگر مشاغل میں بھی۔ ذکر کے ذریعے بھی اُن کو زندہ رکھیں اور دعاؤں کے ذریعے بھی اُن کی مدد کرتے رہیں کیونکہ وہ ہم سب کا فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں۔ ہم سب کا بوجھ اُٹھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے اور اُن کی مشکلات کو جلد تر دُور فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ رجون ۱۹۸۷ء)

حضرت آدمؑ سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک توحید کے علمبرداروں کے مخالفین مٹ گئے۔ اس لئے کہ اُن کی سرشت میں ناکامی کا ہی خمیر تھا۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لے کر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ تک کلمہ طیبہ کی روح رکھنے والوں کے مخالفین کے مقدر میں بھی چونکہ مٹنا ہی مقدر تھا اس لئے وہ بھی نیست و نابود ہو گئے۔

اب بھی انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ کلمہ طیبہ سے محبت کرنا اگر جرم ہے تو بہت ہی مبارک ہیں وہ مجرم جو اس کی خاطر زنداں میں پڑے ہوئے ہیں کیونکہ یہ جرم خود امام عالی مقام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بھی جائے فخر ہے۔ جیسا کہ آپؑ نے فرمایا ہے

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

پس اے کلمہ طیبہ کے پاسبانو! اے راہ مولیٰ کے اسیرو!! تمہیں تمہارا "جرم" مبارک ہو۔ تمہارے لئے تمہارا امام اور تمہارے سارے احباب بارگاہ رب العزت میں ہر آن دست بدعا ہیں جبکہ کلمہ طیبہ کے ظاہر و باطن کی مخالفت کرنے والوں کے لئے کوئی زندہ مستقبل نہیں ہے۔ کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔ ٭٭

[2] مطابق ۶۱۵ء تا ۶۱۸ء (سیرۃ خاتم النبیین حصہ اول صفحہ ۲۱۷ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ)

## درخواست دعا

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش کے چھوٹے بیٹے عزیز سعید احمد (عمر ۱۹ سال) کو بتاریخ ۸۸-۲-۱۱ دہلی میں ٹیکسی ٹوائلٹ جانب اچانک فالج کا شدید حملہ ہونے کی وجہ سے آل انڈیا میڈیکل انسٹی ٹیوٹ میں داخل کیا گیا مورخہ ۸۸-۲-۱۲ کو صبح ساڑھے سات بجے تا ۳ بجے ڈاکٹروں نے سر کا میجر آپریشن کیا تو ایک رسولی نکلی۔ عزیز کے والدین اور لواحقین پریشان ہیں۔ عزیز کی معجزانہ اور کامل و عاجل شفایابی کے لئے قارئین سے درخواست دعا ہے۔

(ایڈیٹر)

# مسئلہ تکفیر اور علمائے اُمت

از مکرم مولوی نذرالاسلام صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بہار

اس پُرآشوب زمانہ میں تکفیر بازی بہت زیادہ زور پکڑ گئی ہے۔ اور ہر فرقہ دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے صادر کر رہا ہے۔ اس تشویشناک صورت حال کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہم اس کے جواز و عدم جواز سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ علماء سلف نے اس مسئلہ پر جس انداز میں روشنی ڈالی ہے وہ ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ ذیل کی سطور میں بعض جدید اور مسلّمہ علماء سلف کی تشریحات ملاحظہ کیجئے۔

علامہ شبلی نعمانی نے الغزالی میں مسئلہ تکفیر کو یوں بیان کیا ہے کہ :-

"غالباً تم کو کفر کے معیار جاننے کی خواہش ہوگی تو مَیں ایک قاعدہ کلیہ بتاتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خبریں خدا سے آئی ہیں اس میں آپ کی تکذیب کرنا صرف یہی کفر ہے۔ لیکن ایک دشواری یہ البتہ پیش آوے گی کہ مسلمانوں میں سے ہر فرقہ دوسرے کی نسبت یہی الزام لگاتا ہے مثلاً اشعری معتزلہ کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ معتزلہ احادیث رویت کو تسلیم نہیں کرتے ہیں اور اس طرح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں معتزلہ اشعری کی تکفیر اس بنا پر کرتے ہیں کہ اشاعرہ کے نزدیک صفات باری کی کثرت کا قائل ہونا توحید باری کے خلاف ہے اور رسول صلعم کی تکذیب ہے اس مشکل کے حل کرنے کو تم کو تصدیق اور تکذیب کی حقیقت بتاتا ہوں۔ تصدیق کے معنے یہ ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے جس چیز کے وجود کی خبر دی ہے اس کا وجود تسلیم کیا جائے۔ لیکن وجود کے پانچ مدارج ہیں اور انہیں مدارج سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ہر فرقہ دوسرے فرقہ کی تکذیب یا تکفیر کرتا ہے اس لئے مَیں ان مراتب خمسہ کی تفصیل بیان کرتا ہوں۔

(۱) :- وجود ذاتی یعنی وجود خارجی۔

(۲) :- وجود حسّی یعنی صرف حاسہ میں موجود ہونا مثلاً خواب میں ہم جن چیزوں کو دیکھتے ہیں ان کا وجود صرف خواب دیکھنے والے کے حاسہ میں ہوتا ہے یا شعلہ جوالہ کا دائرہ کہ درحقیقت وہ دائرہ نہیں ہے صرف ہم کو دائرہ نظر آتا ہے۔ (۳) :- وجود خیالی مثلاً زید کو ہم نے دیکھا ہے پھر آنکھیں بند کر کے اس کا تصور کرتے ہیں تو جو تصویر زید کی ہماری آنکھوں میں پھرتی ہے یہ وجود خیالی ہے۔ (۴) :- وجود عقلی یعنی کسی شئے کی حقیقت اصل مثلاً جب ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ چیز ہمارے ہاتھوں میں ہے لیکن مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہماری قدرت اور اختیار میں ہے۔

(۵) :- وجود شبہی یعنی وہ چیز خود تو موجود نہیں ہوتی لیکن اس کے مشابہ ایک چیز موجود ہے۔"

ان اقسام کے بیان کرنے کے بعد امام صاحب نے ہر ایک کی متعدد شرعی مثالیں لکھی ہیں۔ مثلاً حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن موت مینڈھے کی شکل میں لائی جاوے گی اور ذبح کر دی جاوے گی تو اس کو امام صاحب وجود حسی کہتے ہیں۔ پس شریعت میں جن چیزوں کا ذکر آیا ہے ان کے وجود کا مطلق انکار کرنا کفر ہے۔ لیکن اگر اقسام مذکورہ بالا سے کسی قسم کا وجود تسلیم کیا جاوے تو یہ کفر نہیں کیونکہ یہ تاویل ہے اور تاویل سے کسی فرقہ کو مفر نہیں ہے جن اشیاء کا ذکر شریعت میں آیا ہے اول ان کا وجود ذاتی ماننا چاہیئے لیکن اگر کوئی قطعی دلیل ہو تو وجود بترتیب مدارج وجود خیالی پھر وجود عقلی اور پھر وجود شبہی۔ ہاں ایک بحث یہ رہتی ہے کہ ایک فرقہ کے نزدیک جو دلیل قطعی ہے وہ دوسرے کے نزدیک نہیں ہے تو ایسی تاویلات کے بناء پر کسی کو کافر نہیں کہنا چاہیئے زیادہ سے زیادہ گمراہ اور بدعتی کہا جا سکتا ہے۔ جب تاویل کی بنا پر کسی کی تکفیر کرنا ہو تو پہلے ان اُمور کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ نص قابل تاویل ہے یا نہیں اگر ہے تو یہ تاویل قریب ہے یا بعید اور وہ نص متواتر ثابت ہے یا خبر احاد سے اجماع اُمت سے اگر متواتر ہے تو تمام شرائط تواتر کے اس میں پائے جاتے ہیں یا نہیں۔ تواتر کی تعریف یہ ہے کہ اس میں کسی قسم کا شک باقی نہیں رہے جیسے مشہور شہروں کا وجود یا انبیاء علیہم السلام کا حال یا قرآن یا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا یہ چیزیں تو البتہ تواتر ہیں اور سوائے ان چیزوں کے اور کوئی شئے تواتر سے ثابت کرنا دشوار ہے اسی طرح سے اجماع کا ثبوت بھی مشکل ہے بہرکیف یہ دیکھنا ہوگا کہ تاویل کرنے والے کو تواتر یا اجماع کا علم یقینی تھا یا نہیں اگر تاویل کرنے والے کو تواتر اجماع کا علم نہیں تھا تب تو وہ مخطی ہوگا۔ مکذب نہ ہوگا۔ اور اگر علم تھا تب یہ دیکھنا ہوگا کہ جس دلیل سے وہ شخص تاویل کرتا ہے وہ شرائط برہان کے مطابق دلیل ہیں یا نہیں اب اگر دلیل قطعی نہیں ہے تو تاویل قریب کی اجازت ہے بعید کی نہیں۔ پھر دیکھنا چاہیئے کہ مسئلہ زیر بحث اصول دین کا مسئلہ ہے یا نہیں اگر وہ مسئلہ اصول دین کا مسئلہ نہیں ہے تب تاویل پر اس کے چنداں دارو گیر نہیں ہے یہ تم کو یاد رکھنا چاہیئے کہ تکفیر کے واسطے اتنے امور کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔

(انتہا ملخص من الغزالی)

بے شک ایک مسلم کی تکفیر نہایت اہم امر ہے۔ کتب متداولہ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول منقول ہے کہ لا نکفر احداً من اھل القبلۃ یعنی کسی اہل قبلہ کو ہم تکفیر نہیں کرتے ہیں اور مواقف میں ہے کہ :-

جمھور الفقھاء والمتکلمین علی انہ لا یکفر احد من اھل القبلۃ۔

یعنی اگلے بزرگ جو علم فقہ اور علم کلام میں پیشوا تھے وہ سب بالاتفاق کہتے ہیں کہ کسی اہل قبلہ کو کافر نہ کہنا چاہیئے۔ اسی طرح در مختار میں ہے کہ یجوز المناکحۃ المعتزلۃ لانا لا نکفر احداً من اھل القبلۃ وان وقع الزامًا فی المباحث۔

یعنی معتزلہ سے مناکحت جائز ہے۔ کیونکہ ہم کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے ہیں گرچہ حالت بحث میں لغرض الزام کے ہم نے کسی کو ان لوگوں میں سے کافر کہا ہو۔

کفر کی حقیقت سے متعلق شرح عینی میں لکھا ہے کہ :-

اتفق اھل السنۃ من المحدثین والفقھاء والمتکلمین علی ما قالہ النووی ان المؤمن الذی یحکم بانہ من اھل القبلۃ ولا یخلد فی النار لا یکون الا من اعتقد بقلبہ دین الاسلام اعتقادًا جازمًا خالیًا من الشکوک ونطق مع ذلک بالشہادتین۔

واضح ہو کہ لفظ اہل قبلہ اکابر اہل سنت کی اصطلاح ہے جس کی شرح عینی کی عبارت سے یوں معلوم ہوتی ہے کہ اہل سنت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ جو شخص دین اسلام کو صدق دل سے حق جانے اور اس کے حق ہونے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ ہو اور شہادتین کو زبان سے پڑھتا ہو وہی اہل قبلہ ہے۔

ہاں ضروریات دین کے منکر کو البتہ کافر کہا گیا ہے۔ اور ضروریات دین کی تشریح علامہ بحر العلوم نے یہ فرمائی ہے کہ

"ایک ضروری اور بدیہی جس کا فرض ہونا ہر مسلمان کو معلوم ہے جیسے نماز روزہ حج زکوٰۃ اور اسی قسم کے فرض کے منکر کو کافر کہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رض نے مانعین زکوٰۃ سے جہاد کا ارادہ فرمایا تھا دوسری قسم فرض قطعی کی یہ ہے کہ وہ قطعی تو ضرور ہے مگر بداہت جلی کے درجہ تک نہ پہنچا ہو پس اس کا منکر اگر تاویل کرتا ہے گرچہ تاویل اس کی بہت رکیک کیوں نہ ہو اور اس تاویل کی بنا پر اس کا منکر ہوتا ہے تو وہ کافر نہیں ہے مذہب صحیح یہ ہے۔ کیونکہ بوجہ پوشیدگی دلیل اور فساد نظر کے اس سے انکار ہوا ہے اور بعض نصوص قطعیہ ایسے ہیں کہ اس کے انکار سے تاویل کرنے والا فاسق ہو جاتا ہے۔ اور بعض کے انکار سے متأول فاسق بھی نہیں ہوتا ہے۔"

الغرض مسلمان کی تکفیر سب سے احتیاط کا کام ہے۔ جیسا کہ امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب الیواقیت والجواہر میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابو الحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کے جب انتقال کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے تمام احباب اور شاگردوں اور مریدوں کو جمع کرنے کا حکم دیا اور جب سب لوگ آ گئے تو سب کو مخاطب کر کے یہ فرمایا کہ گواہ رہو کہ مَیں کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتا کسی گناہ کے سبب سے خواہ عملی گناہ ہو یا اعتقادی

کیونکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ وہ سب ایک خدا کو مان رہے ہیں اور اسلام میں شریک ہیں۔ حضرت الوالحسن اشعری رح کون شخص ہیں؟ سنو! جس طرح سے افعال اور اعمال فقہیہ میں اہل سنّت آئمہ اربعہ کے مقلد ہیں اور حنفیؒ شافعیؒ مالکیؒ حنبلی کہلاتے ہیں اُسی طرح سے تمام دُنیا کے اہل سنّت والجماعت عقیدہ میں دو شخص کے مقلد ہیں ایک حضرت الوالمنصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کے اور دوسرے حضرت الوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کے پس مسلمانوں کا اتنا بڑا پیشوا مرتے وقت صرف اس بات پر گواہ رکھتا ہے کہ مَیں نے کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کی ہے جس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ مسلمان کی تکفیر کیسی مشکل ہے۔ دوستو! حدیثوں میں جو یہ مذکور ہے کہ اِسلام کے تہتّر فرقے ہولنگے ان میں سے ایک جنّتی اور بہتّر فرقے جہنمی تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ لوگ مثل کفار کے ہمیشہ جہنم میں رہیں گے بلکہ مطلب اس کا یہ ہے کہ یہ فرقے بوجہ خرابی عقیدہ کے جہنم میں جائیں گے۔ لیکن سب اسلامی فرقوں پر خلود فی النّار حرام ہے۔

مندرجہ بالا تمام حوالوں اور عبارتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ معمولی معمولی اختلافات پر کسی مسلمان فرد اور جماعت کو کافر قرار دینا جائز نہیں لیکن افسوس کہ آج کے علماء اس حقیقت کو یکسر بھلا بیٹھے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اہل قبلہ کو کافر کہنے کی اجازت نہیں دی۔ اللہ تعالےٰ اُنہیں اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؁

# صدر جمہوریہ ہند سے ملاقات بقیہ صفحہ اوّل

اسی طرح یہ خبر T.V پر دکھائی گئی۔ متعدد دوسرے اخبارات مثلاً پرتاپ، ملاپ، فیصل، قومی آواز اور نو بھارت ٹائمز وغیرہ میں بھی اس ملاقات کی خبر اور متعدد دوسری زبانوں میں قرآن مجید شائع کرنے کے پروگرام کی خبریں شائع ہوئیں۔

اگلے روز مورخہ $\frac{2}{88}$ ۱۹ کو وفد کی ملاقات جناب گیانی ذیل سنگھ صاحب سابق صدر جمہوریہ ہند سے بھی ہوئی۔ آپ نہایت پُر تپاک انداز میں ملے اور جماعت سے سوینیئر کے لئے چند روز کے اندر پیغام بھجوانے کا وعدہ کیا مورخہ $\frac{2}{88}$ ۲۰ کو مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز نے اخبار اسٹیٹسمین نئی دہلی کے ایڈیٹر سے ملاقات کی انہیں صدر جمہوریہ ہند سے ملاقات کی تفصیل اور میمورنڈم میں درج شدہ اُمور نوٹ کرائے جس پر انہوں نے اپنے سٹاف رپورٹر کے ذریعہ اس ملاقات اور میمورنڈم کی پوری COVERAGE سٹیٹسمین کی $\frac{2}{88}$ ۲۱ کی اشاعت میں شائع کی۔ اللہ تعالےٰ اِن مساعی کے بہتر نتائج ظاہر کرے۔ آمین۔ (نامہ نگار خصوصی)

# احمدیہ کرکٹ کلب قادیان کی نمایاں کامیابی

الحمد للہ کہ احمدیہ کرکٹ کلب قادیان نے عزیز رفیع احمد گجراتی کی زیر قیادت مورخہ $\frac{2}{88}$ ۷ کو پہلے سردار ستنام سنگھ باجوہ میموریل ڈسٹرکٹ کرکٹ ٹورنامنٹ کے فائینل میں دھاریوال کی ٹیم کو ۶۰ رن کے واضح فرق سے شکست دے کر ٹرافی حاصل کی ہے۔

اس سے قبل ہماری کرکٹ ٹیم اپنے پول میچوں میں قادیان اور بٹالہ کی ٹیموں کو شکست دے کر فائینل میں پہنچی تھی۔ فائنل میں ہماری ٹیم کے دو کھلاڑیوں عزیز مبارک احمد چیمہ اور عزیز مبشر احمد بدر متعلّمین مدرسہ احمدیہ کو مشترکہ طور پر مین آف دی میچ کا نقد انعام مبلغ پانچصد روپے بھی ملا۔ نیز عزیز مبارک احمد نے پورے ٹورنامنٹ میں Best batsman اور Best Bowler کا انعام بھی الگ سے حاصل کیا۔ پورے ٹورنامنٹ میں ہماری ٹیم تمام ٹیموں پر غالب رہی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہماری اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

خاکسار۔ انعام الحق قریشی

مینجر احمدیہ کرکٹ کلب قادیان

# جماعتی نظام اور ہماری ذمہ داریاں

از مکرم محمد صادق صاحب احمدی ساکن جڑچرلہ۔ آندھرا پردیش

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا احسانِ عظیم ہے کہ آپؑ نے تمام مذاہب کے پیروؤں بالخصوص اُمت مسلمہ کی بھٹکی ہوئی روحوں کو الٰہی منشاء کے تحت ناقوس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آواز دی کہ آؤ خالق کائنات کو پہچانو اُس کے رسولؐ اور اس کی تعلیمات پر ایمان لاؤ۔ اِس نداء کے بعد آپ نے ان تمام انسانوں کو جنہوں نے آپؑ کو خدا تعالےٰ کا فرستادہ یقین کر کے آپ کی آواز پر لبیک کہا ایک چار دیواری یعنی احمدیت کے حصار میں محفوظ فرمایا اور اُنہیں ایک مرکزیت عطا فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہٗ نے اپنی خدا داد فراست سے اس چار دیواری کو مزین اور مضبوط کیا۔ آپ نے ہر فرد جماعت کی نگرانی تربیت اور مفوضہ اُمور کی انجام دہی پر نگاہ رکھنے کے لئے ہر جماعت پر ایک امیر یا صدر اور ہر شعبہ عمل کے لئے ایک ایک سیکرٹری مقرر فرمایا۔ اور یہ تقرر مرکزی منظوری اور افراد جماعت کی کثرت رائے اور رضا مندی سے ہونا قرار دیا۔ اس طرح گلشن احمدیت کی آبیاری کا انتظام ہوا۔ یہ انتظام کل بھی جاری تھا اور آج بھی جاری ہے۔ افراد جماعت کے فرائض میں داخل ہے کہ اس نظام سے مکمل تعاون کریں تا کہ جماعت ترقی کی منازل طے کرتی ہوئی آگے بڑھتی رہے عدم تعاون کے رجحان کو جنم دینا اور اُبھارنا جماعتی نظام کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔ یہ امر اس باغ کو جسے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ نقصان پہونچانے کا موجب ہوگا۔

اس بارے میں قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہٗ کے ایک مضمون کا اقتباس افراد جماعت کے استفادہ کے لئے ذیل میں پیش ہے۔ آپؓ تحریر فرماتے ہیں:۔

"جماعتی تنظیم و تربیت کے تعلق میں اسلام ایک خاص الخاص ہدایت یہ دیتا ہے کہ مومنوں کو ان اُمراء کی کامل اطاعت کرنی چاہیئے۔ جو جماعتی تنظیم کے ماتحت مقرر کئے جائیں۔ یہ ہدایت گویا جماعتی تنظیم کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ جسے نظر انداز کرنے سے سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اور جماعت جماعت نہیں رہتی۔ بلکہ منتشر افراد کا ایک پھٹا ہوا گروہ بن جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا اتنا خیال تھا کہ آپ بسا اوقات فرمانے تھے۔

مَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ

یعنی جس شخص نے میرے مقرر کئے ہوئے امیر کی اطاعت کی۔ اُس نے اس کی اطاعت نہیں کی بلکہ میری اطاعت کی۔ اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے گویا میری نافرمانی کی اور جب آپؐ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ایسے امیر بھی ہو سکتے ہیں جو جابر ہوں وہ اپنے حقوق تو ہم سے جبراً چھینیں لیکن ہمارے حقوق ہمیں نہ دیں تو اس صورت میں آپؐ کا کیا ارشاد ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ اَدُّوْا اِلَیْھِمْ حَقَّھُمْ وَسَلُوا اللّٰہَ حَقَّکُمْ

یعنی تم اس صورت میں بھی اپنے امیروں کے حقوق اُنہیں ادا کرو۔ اور اپنے حقوق کا معاملہ خدا پر چھوڑ دو اور جب عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ایک امیر بے وقوف بھی ہو سکتا ہے۔ جس کے بعض احکام جہالت پر مبنی ہوں تو اس صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ آپ نے فرمایا

اِسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاِنْ اُسْتُعْمِلَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ کَاَنَّ رَاْسَہٗ زَبِیْبَۃٌ۔

یعنی تم پھر بھی اس کی بات پر کان دھرو اور اس کا حکم مانو خواہ تم پر ایک ایسا حبشی غلام

امیر مقرر کر دیا جائے جس کا سر انگور کے خشک دانے کی طرح چھوٹا ہو۔ البتہ آپ نے ایک کامل مصلح کی حیثیت میں ایک شرط ضرور لگائی ہے اور وہ یہ کہ اگر نعوذ باللہ کوئی امیر اپنے ماتحت لوگوں کو کوئی ایسا حکم دے جو صریح طور پر کسی قطعی اسلامی حکم کے خلاف ہو تو اس صورت میں اس کی اطاعت فرض نہیں۔

بعض لوگ ان احکام کو سخت خیال کر سکتے ہیں۔ لیکن اوّل تو یہ ارشادات ہمارے اُس آقا اور سردار کے ہیں جس کے متعلق قرآن فرماتا ہے مَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ یعنی وہ کوئی بات اپنے پاس سے نہیں کہتا بلکہ خدا کے حکم سے کہتا ہے۔ اس لئے ان احکام کے سخت یا نرم ہونے کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ علاوہ ازیں جو لوگ جماعتی تنظیم کے اصولوں کو جانتے ہیں اور اس کی قدر و قیمت کو پہچانتے ہیں وہ آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ کسی جماعت اور کسی قوم کا ڈسپلن اس قسم کے احکام کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ اسلام تو وہ مذہب ہے جو اپنے متبعین کو بنیادِ مرصوص بن کر رہنے کا حکم دیتا ہے یعنی ایک ایسی آہنی دیوار جس کی اینٹیں گویا پگھلے ہوئے سیسے کے ساتھ پیوست کی گئی ہوں۔ اس لئے اس کے نظم و نسق میں کسی رخنہ کی گنجائش نہیں۔ اب ہمارے دوست خود غور کریں کہ کیا اپنے اپنے امیروں کے متعلق ان سب کا رویہ ان ارشاداتِ نبوی کے مطابق ہے۔؟ وہ سوچیں اور غور کریں اور پھر سوچیں اور غور کریں۔"

(جماعتی تربیت اور اس کے اصول صفحہ ۳۳ تا صفحہ ۲۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر جماعت کو جو نصیحت فرمائی ہے اس کا اقتباس ذیل میں پیش ہے۔

"جو شخص اپنے بھائی کو منافق اور کافر کہتا ہے اس کے لئے بہتر ہوتا اگر وہ اپنے کفر اور نفاق کو تلاش کر کے اس کے دُور کرنے کی کوشش کرتا۔ اس کے لئے یہ بہتر ہے کہ وہ اپنے بھائی کو گالیاں دے کر تکلیف پہونچائے یا یہ کہ اپنے آپ کو آگ سے بچانے کی کوشش کرے۔ جو شخص یہ طریق اختیار کرتا ہے وہ جماعت میں فتنہ ڈالتا ہے وہ جماعت کو مٹانے کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے قریب ہے کہ اگر ایسا شخص توبہ نہ کرے تو خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع کر دے۔ تمہارا دعویٰ ایمان ہرگز قابل قبول نہیں۔"

اسی تسلسل میں حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصَا اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ یعنی جس شخص نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ ہر مقامی عہدہ دار کو جب تک کہ اس کے تقرر کے وقت ہی اعلان نہ کر دیا جاوے کہ اس کا تنزل یا تقرر مرکز نے ہاتھ میں رکھا ہے اس وقت تک مقامی امیر ہر مناسب تبدیلی کر سکتا ہے۔ اور اس کی نافرمانی درحقیقت خلیفہ کی نافرمانی ہے۔ اگر کسی شخص کو اس کے کسی حکم پر اعتراض ہو تو اس کو چاہیئے کہ پہلے وہ اس کی فرمانبرداری کرے پھر اس کی ناواجب کارروائی کی اطلاع مرکز کو دے۔ اپنے طور پر امیر کے احکام کا مقابلہ کرنا یہ ہرگز درست نہیں اگر اس بات کی اجازت دی جائے تو پھر انتظام کرنے کی کیا ضرورت۔ سب انتظام فضول ہو جاتا ہے۔ یہی خرابی تھی جس نے اسلامی حکومتوں کو تباہ کیا ہے۔ ہر شخص اپنے سے بڑے حاکم کی اسی وقت تک اطاعت کرنا چاہتا ہے جب تک کہ امیر کی رائے اس کی رائے کے مطابق ہو۔ جب اپنی رائے کو اس کے خلاف دیکھتا ہے تو اس کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ میرے نزدیک امیر کے لئے بھی یہ بات مناسب ہے کہ وہ کسی اہم تغیر کرنے سے پہلے جلسہ کر کے تمام لوگوں کی رائے لے کوئی امارت بغیر مشورہ کے نہیں ہوتی۔ امیر کے معنی یہ نہیں ہیں کہ لوگوں سے مشورہ نہ لیا جائے۔ ہاں اگر وہ دیکھے کہ کثرت رائے کا فیصلہ جو ہے سلسلہ کے مفاد کے خلاف ہے تو وہ کثرت رائے کے خلاف بھی حکم دے سکتا ہے۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ماہ جولائی ۱۹۲۳ء)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے فضل سے جماعتی نظام کے تمام تقاضوں کو بطریق احسن پورا کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

## قادیان میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد (بقیہ صفحہ ۲)

تقاریر اور تصانیف کے ذریعہ اس کی عظمت دوبارہ دلوں میں قائم کی۔ نیز قرآن کریم کی بہترین تفسیر کرنے کے ساتھ ساتھ "فضائل القرآن" کے عنوان سے جلسہ سالانہ پر نہایت مبسوط لیکچر دیئے۔ اور دیگر مذہبی کتب کے مقابلہ میں قرآن کریم کی چھبیس ناقابل تردید خصوصیات پیش فرمائیں۔ اور قرآنی آیات کی فلاسفی بیان کر کے دُنیا بھر کے غیر مسلموں کو چیلنج دیا۔ اور ثابت فرمایا کہ قرآن کریم کا لفظ لفظ الہامی ہے۔

ازاں بعد مضافات قادیان سے آنے والے مہمانانِ کرام کا تعارف کرایا گیا۔ اور مکرم سید کلیم الدین صاحب نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی نعتیہ نظم جو

بدرگاہِ ذی شان خیر الانام

خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

آخر میں محترم صدر اجلاس نے اختتامی خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے مختصر اور جامع پیرائے میں پیشگوئی مصلح موعود کے اغراض و مقاصد اور اس کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے مخالفتوں اور خدا کی نصرتوں کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ اس قسم کے جلسے وسیع پیمانہ پر ہونے چاہئیں۔ تا آنے والی نسلوں کو بھی ان کی اہمیت کا پتہ چلتا رہے۔ آج کا یہ جلسہ خدا تعالیٰ کے ایک ایسے عظیم نشان کو تازہ کرتا ہے جس کے ذریعہ ہزاروں سال سے کی جانے والی ایک اہم بالشان پیشگوئی پوری ہوئی۔ آخر میں آپ نے پُر سوز اجتماعی دُعا کرائی جس کے ساتھ ہی یہ بابرکت جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

**تفریحی پروگرام** یوم مصلح موعودؓ کی خوشی میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام مورخہ ۱۷ تا ۱۹ فروری سیدنا بلالؓ کرکٹ ٹورنامنٹ ہوا جس میں پانچ ٹیموں نے حصہ لیا۔ ۱۹ فروری کو بعد نماز عشاء اطفال کے علمی مقابلے اور ۲۰ فروری کو دوپہر کے وقت ورزشی مقابلے کرائے گئے۔ اُسی روز بعد نماز ظہر خدام کے علمی مقابلہ جات ہوئے اور کرکٹ کا شو میچ کھیلا گیا۔ بعد نماز عصر فٹ بال کا میچ ہوا۔ جس کے بعد مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب قائمقام امیر مقامی نے انعامات تقسیم کئے۔

## تقریب شادی

مورخہ ۱۲/۲/۸۸ کو عزیز جمیل احمد انیق ملک ربوہ ابن محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی بارات قادیان سے سورو (اڑیسہ) کیلئے روانہ ہوئی جہاں بتاریخ ۱۵/۲/۸۸ کو عزیز موصوف کی شادی عزیزہ خورشید اختر سلمہا بنت مکرم داؤد علی خان صاحب کے ساتھ بخیر و خوبی عمل میں آئی۔ مورخہ ۲۳/۲/۸۸ کو بارات دلہن کو ہمراہ لے کر واپس قادیان پہنچی اور مورخہ ۲۹/۲/۸۸ کو بعد نماز مغرب لنگر خانہ کے صحن میں محترم مولانا صاحب موصوف نے اپنے بیٹے کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

قارئین بدر سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر جہت سے بابرکت اور ثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین (ادارہ)

# تقریباً پچاس سالہ جشن مجلس خدام الاحمدیہ

★ ـــــ مکرم سید فضل نعیم صاحب سونگھڑہ تحریر کرتے ہیں کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے پچاس سالہ جشن کے سلسلہ میں ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ منعقد کیا گیا جس میں خدام و اطفال کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے اور موقعہ کی مناسبت سے مکرم سید انوار الدین صاحب، مکرم سید علام الدین صاحب، مکرم سید فضل عمر صاحب، محترم صدر جلسہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو محترم صدر جلسہ نے انعامات تقسیم کئے دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہُوا۔ اجلاس کے اختتام پر کلو اجیعا کے پروگرام کے تحت خدام نے کھانا کھایا۔

★ ـــــ مکرم سیّد ناصر احمد صاحب نائب مُعلم وقفِ جدید سری نگر کشمیر تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ …/۸۸ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کے پچاس سالہ جشن کے سلسلہ میں زیرِ صدارت مکرم ڈاکٹر فیروز احمد صاحب قائد مجلس ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرم صدر الدین صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد عہد دہرایا گیا۔ اور صدر جلسہ نے جلسے کی اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی ازاں بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز، مکرم تنویر احمد صاحب، مکرم محمد سلطان صاحب، مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب نیّر اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہُوا۔ اگلے روز مجلس کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی اور صدر ہسپتال کے نادار مریضوں کی مالی مدد کی گئی۔

★ ـــــ مکرم وسیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ساگر (کرناٹک) لکھتے ہیں کہ مورخہ …/۸۸ء کو پچاس سالہ جشن کے سلسلہ میں باقاعدہ نماز تہجد ادا کی گئی نماز فجر کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ سلسلہ نے درس دیا صبح دس بجے خدام و اطفال کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے اور شام تین بجے زیر صدارت مکرم مولوی محمد عمر صاحب ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم حاجی جمال الدین صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم نجیب احمد صاحب نے عہد دہرایا، مکرم وسیم احمد صاحب مکرم فاروق احمد صاحب نیّر۔ نجیب بشیر احمد، حاجی صاحب اور صدر اجلاس نے تقاریر کیں اور مکرم عبد الحمید شریف صاحب اور وسیم احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظمیں سنائیں۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو انعامات دیئے گئے۔ دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہُوا۔ اور شیرینی تقسیم کی گئی اس موقعہ پر ایک جانور کا صدقہ بھی کیا گیا۔

★ ـــــ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ …/۸۸ء کو پچاس سالہ جشن منایا گیا باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد خاکسار نے موقعہ کی مناسبت سے درس دیا اور خدام نے قرآن پاک کی اجتماعی تلاوت کی۔ بعد [illegible] خدام و اطفال کے دلچسپ علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے اس موقعہ پر ایک جانور صدقہ کے طور پر ذبح کیا گیا۔ ازاں بعد زیر صدارت مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں مکرم خالد عبد الناصر صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مسعود احمد صاحب انیس، مکرم محمد شمس الدین صاحب زعیم انصار اللہ، مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس سی، خاکسار اور محترم صدر جلسہ نے حاضرین سے خطاب کیا۔ مقابلہ جات میں کامیاب ہونے والے خُدام کو انعامات دیئے گئے دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہُوا۔ اور مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری کی طرف سے جملہ حاضرین کی ضیافت کی گئی۔ فجزاک اللہ خیراً۔

اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا عظیم الشان چیلنج پوسٹر کی شکل میں شائع کر کے شہر کے مختلف علاقوں میں چسپاں کیا گیا۔

★ ـــــ مکرم سید داؤد احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھوبنیشور لکھتے ہیں کہ مورخہ …/۸۸ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کا پچاس سالہ جشن شاندار طریق پر منایا گیا۔ اس تعلق سے ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس کی تشہیر کے لئے اخبار "سمباد" اور "سمہارا" میں اعلان شائع کیا گیا اور سینکڑوں کی تعداد میں دعوتی کارڈ تقسیم کئے۔ مورخہ …/۸۸ء کو خدام نے باجماعت نماز تہجد ادا کی اور نماز فجر کے بعد مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب نے موقعہ کی مناسبت سے درس دیا مورخہ …/۸۸ء کو شام چھ بجکر تیس منٹ پر احمدیہ مسجد بھوبنیشور میں زیر صدارت مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب صدر جماعت و صدر صوبائی منصوبہ بندی تبلیغی کمیشن ایک جلسہ منعقد کیا گیا مکرم سید محبوب سرور صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد عزیز شیخ عبد الرحمٰن صاحب نے مہمان خصوصی جناب شو سیورنجن پٹنائک ایڈیٹر "سمباد" کی خدمت میں پھولوں کا دستہ پیش کیا۔ مکرم ناصر احمد خان صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ ازاں بعد خاکسار سید داؤد احمد، مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب، مہمان خصوصی جناب شو سیورنجن پٹنائک اور محترم صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم محمود احمد خان صاحب نے اُڑیہ نظم پڑھی۔ آخر پر صدر جلسہ نے مہمان خصوصی کی خدمت میں انگریزی قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا۔ مکرم نور الدین صاحب امین نائب قائد کی طرف سے احباب کا شکریہ ادا کئے جانے کے بعد تمام حاضرین کی تواضع کی گئی۔ اس جلسہ میں ڈیڑھ صد کے قریب ہندو اور مسلمان بھائیوں نے شرکت کی اس موقعہ پر ایک بُک اسٹال بھی لگایا گیا۔

★ ـــــ مکرم ثناء اللہ صاحب مُعلّم وقفِ جدید دیودرگ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ …/۸۸ء کو مجلس خدام الاحمدیہ نے پچاس سالہ جشن کے سلسلہ میں بعد نماز عشاء ایک جلسہ زیر صدارت مکرم عبد الکریم صاحب نور منعقد کیا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مکرم اقبال احمد صاحب ٹیلر، مکرم رفیع احمد صاحب قائد مجلس، مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعت، خاکسار اور محترم صدر جلسہ نے تقاریر کیں، دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہُوا۔

★ ـــــ مکرم محمد عبد اللہ صاحب اُستاد قائد مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ …/۸۸ء کو بعد نماز مغرب و عشاء ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت مکرم وسیم احمد صاحب نور منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد اس جشن کے مناسب حال تقاریر ہوئیں اور دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہُوا۔ اس موقعہ پر حاضرین میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

★ ـــــ مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب، یادگیر رقمطراز ہیں کہ مورخہ …/۸۸ء کو خدام الاحمدیہ کا پچاس سالہ جشن نہایت شاندار طریق سے منایا گیا جس سے قبل مورخہ …/۸۸ء اور …/۸۸ء کو مختلف دلچسپ علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے اور مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کو انعامات دیئے گئے …/۸۸ء کو باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ اور ایک جانور صدقہ کیا گیا۔ بعد نماز عصر کبڈی کا مقابلہ ہُوا اور نماز مغرب و عشاء کے بعد مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر جلسہ عام منعقد ہُوا۔ جس میں مکرم مولوی ذکی الدین خان صاحب مُعلم ریلچور کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم عبد المنان صاحب سالک کی نظم خوانی کے بعد مکرم سیٹھ منصور احمد صاحب، مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ہوڈوی، مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ سلسلہ یادگیر اور محترم صدر اجلاس نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم عزیز اللہ صاحب غوری اور مکرم فضل احمد صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ دُعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہُوا۔ اس موقعہ پر مجلس کی طرف سے شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ اور مکرم سیٹھ محمد زکریا صاحب انو نے حاضرین کی چائے سے تواضع کی۔

★ ـــــ مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ آسنور تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ …/۸۸ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کا پچاس سالہ جشن شاندار طریق سے منایا گیا جس کا آغاز باجماعت نماز تہجد و نماز فجر کی ادائیگی اور درس کے بعد اجتماعی دُعا سے ہُوا بعدہٗ ایک جانور صدقہ کیا گیا۔ حسب پروگرام نماز ظہر کے بعد مسجد احمدیہ میں محترم صدر صاحب جماعتِ احمدیہ آسنور کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد ہُوا۔ جس میں خدام و اطفال کے مختلف علمی مقابلہ جات ہوئے اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔

اسی روز بعد نماز مغرب زیر صدارت محترم صدر صاحب جماعتِ احمدیہ ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ مکرم عبد الستار شاہ صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم محمد الیاس صاحب لون نے عہد دُہرایا اور مکرم نذیر احمد صاحب ڈگے نے خوش الحانی سے نظم پیش کی ازاں بعد، عزیز عبد القیوم صاحب لون، مکرم ماسٹر عبد الحکیم صاحب دانی اور محترم صدر جلسہ نے تقاریر کیں دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہُوا۔ بعد نماز عشاء شیرینی تقسیم کی گئی۔ رات کو گھروں اور مسجد پر چراغاں کیا گیا۔

★ــــ مکرم محمد سہیل احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ خانپور ملکی تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲/۲/۸۸ کو مجلس خدام الاحمدیہ کا پچاس سالہ جشن شاندار طریق پر منایا گیا جس کا آغاز نماز تہجد کی ادائیگی سے ہوا۔ بعد نماز فجر ایک جانور صدقہ کیا گیا ٹھیک ۸ بجے زیر صدارت مکرم ڈاکٹر سید مجید عالم صاحب صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم عبد السلام صاحب معلم وقف جدید کی تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم صدر اجلاس نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا ازاں بعد مکرم عادل رشید صاحب نائب قائد مجلس نے عہد دہرایا مکرم عبد الشافی صاحب کی نظم خوانی کے بعد صدر جلسہ نے جلسہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا ازاں بعد خدام و اطفال کے دلچسپ علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

مورخہ ۲/۲/۸۸ کو جشن پچاس سالہ کا دوسرا اور آخری اجلاس بھی مکرم ڈاکٹر سید مجید عالم صاحب ہی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم اطہر حسین صاحب ادیب کی تلاوت قرآن پاک کے بعد خاکسار نے عہد دہرایا اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ بھاگلپور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا صدر جلسہ نے اپنے اختتامی خطاب کے بعد مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے آخر پہ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور نے تبلیغی اور تربیتی اُمور کی طرف خدام کو توجہ دلائی اور خاکسار نے احباب کا شکریہ ادا کیا اجلاس کے اختتام پر احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

★ــــ مکرم عبد الرشید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شیموگہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲/۲/۸۸ کو پچاس سالہ جشن کا آغاز نماز تہجد کی ادائیگی سے ہوا نماز فجر کے بعد قرآن شریف، حدیث نبوی اور کشتی نوح سے درس دیا گیا بعد کہ خدام نے مسجد میں ہی اجتماعی تلاوت کی۔ اس موقعہ پر ایک جانور صدقہ کیا گیا ٹھیک ۱۰ بجے مقامی جنرلسٹ جناب حبیب النساء نے خدام و اطفال کی دلچسپ کھیلوں کا افتتاح کیا۔ دوپہر کو مکرم خلیل احمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت نے خدام و اطفال کے کھانے کا انتظام کیا۔ شہر کے چوراہوں پر بک اسٹال لگایا گیا اور لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ پانچ بجے شام زیر صدارت مکرم میر عطاء الرحمٰن صاحب سیکرٹری امور عامہ ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مکرم میر موسیٰ حسین صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے عہد دہرایا اور عزیز عبد الغنی صاحب اشرف نے نظم پڑھی ازاں بعد مکرم المبین۔ این جعفر صادق صاحب، مکرم میر موسیٰ حسین صاحب، عزیز انصار احمد صاحب، مکرم سلطان احمد صاحب، مکرم مبشیر الدین محمود احمد صاحب افضل، مکرم مولوی محمد عمر صاحب نیما پوری اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ مقابلہ جات میں کامیاب ہونے والے اطفال کو انعامات دیئے گئے۔ دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ بعد اختتام جلسہ مکرم شیخ مبین احمد صاحب کی طرف سے حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

★ــــ مکرم محمد سہیل احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ رقمطراز ہیں کہ پچاس سالہ جشن کے سلسلہ میں مورخہ ۳/۲/۸۸ سے ہی تیاری شروع کر دی۔ وقار عمل کے ذریعہ گراؤنڈ صاف کیا گیا۔ رنگ برنگی جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے احمدیہ مسجد کو سجایا گیا اور مسجد کے سامنے دو شاندار گیٹ بنا کر جگہ جگہ خوبصورت بینرس لگائے گئے حسب پروگرام مورخہ ۲/۲/۸۸ کو باجماعت نماز تہجد از نماز فجر کی ادائیگی درس قرآن مجید اور اجتماعی تلاوت قرآن پاک کے بعد احمدیہ قبرستان میں اجتماعی دُعا کی گئی۔ خدام و اطفال نے مل کر گورنمنٹ ہسپتال میں مثالی وقار عمل کیا مجلس کی طرف سے ایک بکرا ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ بعد نماز مغرب و عشاء محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم نذیر احمد صاحب طاہر کی تلاوت کے بعد مکرم محمود احمد صاحب بابو نے عہد دہرایا۔ عزیز محمود احمد رفیع کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمود احمد صاحب بابو، مکرم محمد عبد الحفیظ صاحب، مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم، مکرم رفیق احمد صاحب اور مکرم مولوی حفیظ احمد صاحب طاہر نے تقاریر کیں اور مکرم محمد اعظم صاحب و مکرم عبد العزیز صاحب کی نظمیں ہوئیں۔ لوائے احمدیت کی (؟) انتخاب اور اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ بفضلہ تعالیٰ ۲۰ر فروری تا ۲۸ر فروری روزانہ نماز تہجد کا باجماعت انتظام رہا۔ اس دوران خدام و اطفال کے دلچسپ علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی کرائے گئے۔ تمام پروگراموں کے اختتام پر ضیافت کا انتظام کیا گیا جس میں چندہ دہندگان اور دوداں نہ کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت احباب کو بھی مدعو کیا گیا۔

# لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

## ۲۱-۲۲-۲۳ر اکتوبر ۱۹۸۸ء کو منعقد ہوگا انشاء اللہ

جملہ عہدیداران و کارکنات لجنات اماء اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تیسرے سالانہ اجتماع کے لئے ۲۱-۲۲-۲۳ر اکتوبر ۱۹۸۸ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرما دی ہے۔ الحمد للہ۔

ہر لجنہ اس روحانی اجتماع میں اپنی نمائندہ اور زیادہ سے زیادہ ممبرات بھجوائے نیز اجتماع کے مقابلہ جات میں حصہ لینے کے لئے زیادہ سے زیادہ لجنہ و ناصرات کی ممبرات کو لائحہ عمل ۱۹۸۸ء میں دیئے گئے نصاب کے مطابق تیار کر کے لانے کی کوشش کرے۔

**چندہ اجتماع** جملہ لجنات جلد از جلد چندہ اجتماع شرح کے مطابق وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ صاحب استطاعت بہنیں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

# امتحان دینی نصاب لجنہ و ناصرات

ناصرات الاحمدیہ بھارت کا سالانہ دینی امتحان جون کے آخری اتوار کو اور لجنات اماء اللہ بھارت کا سالانہ دینی امتحان جولائی کے آخری اتوار کو ہوگا۔

لائحہ عمل سے نصاب دیکھ کر ممبرات لجنہ و ناصرات کو امتحان کی تیاری کروائیں اور امتحان دینے والی ممبرات کی معین تعداد سے فوری طور پر مطلع کریں تا مطلوبہ تعداد کے مطابق پرچہ جات چھپوا کر وقت پر بھجوائے جا سکیں۔ جن لجنات کی اطلاع ۳۰ر مارچ کے بعد آئے گی انہیں پرچہ جات نہیں بھجوائے جائیں گے۔

کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ ممبرات لجنہ و ناصرات دینی امتحان میں شامل ہوں۔ سالانہ اجتماع مرکزیہ کے مقابلہ جات میں صرف ان ہی ممبرات کو حصہ لینے کی اجازت ہوگی جو دینی مرکزی امتحان میں شامل ہوں گی۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

# ضروری اعلان

جملہ مبلغین و معلمین کرام امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریان تبلیغ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ وہ ۱/۴/۸۷ تا ۳۱/۳/۸۸ اپنی سالانہ تبلیغی کارگزاری کی رپورٹیں ماہ اپریل کے پہلے ہفتہ میں نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

۱۔ رپورٹ تمام کوائف داعداد و شمار اور ایمان افروز واقعات کے ساتھ ہر پہلو سے مکمل ہو۔ کسی قسم کی تشنگی باقی نہ رہے۔

۲۔ ہر مضمون سے متعلق رپورٹ علیحدہ صفحہ پر بھجوائیں تاکہ انہیں CONSOLIDATE کرنے میں سہولت رہے۔

۳۔ چونکہ آپ کی مساعی کا ذکر خلیفۂ وقت کی طرف سے جلسہ سالانہ کے موقع پر ہوتا ہے۔ اس لئے رپورٹ کی تیاری میں بہت احتیاط اور ذمہ داری کی ضرورت ہے۔

۴۔ تبلیغی و تربیتی میدان میں اگر احباب جماعت کو بھی ذاتی طور پر ایمان افروز واقعات پیش آئے ہوں تو وہ بھی انہیں براہ راست نظارت دعوۃ و تبلیغ میں تحریر کر کے ممنون فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بدر کی اعانت آپکا قومی فریضہ ہے! (منیجر بدر)

# پروگرام دورہ مکرم سید صباح الدین صاحب انسپکٹر جوبلی فنڈ

## برائے صوبہ بہار، اڑیسہ، آندھرا، کرناٹک، کیرالہ، تامل ناڈو اور بنگال

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی جشن کی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں جن پر کثیر اخراجات متوقع ہیں۔ جبکہ صد سالہ جوبلی فنڈ کے مجموعی وعدوں میں سے ہنوز ۱۲ لاکھ روپیہ قابل وصول ہیں۔ جن کی صد فی صد وصولی، سابقہ وعدوں میں اضافہ اور قلیل المیعاد نئے وعدوں کے حصول کی غرض سے مکرم سید صباح الدین صاحب کو بطور انسپکٹر صد سالہ جوبلی فنڈ ہندوستان کی بعض اہم جماعتوں میں بھجوایا جا رہا ہے جس کی اطلاع محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی طرف سے متعلقہ جماعتوں کے عہدیداران کو بھی دی جا رہی ہے۔ نظارت ہذا امید کرتی ہے کہ جملہ عہدیداران مبلغین، معلمین کرام اور مخلصین جماعت مکرم سید صاحب موصوف سے ان کے فرائض کی تکمیل میں کماحقہ تعاون فرمائیں گے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔ (ناظر بیت المال آمد)

| نام جماعت | تاریخ رسیدگی | قیام | تاریخ روانگی | نام جماعت | تاریخ رسیدگی | قیام | تاریخ روانگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| قادیان | - | - | ۵/۳/۸۸ | محبوب نگر-جڑچرلہ | ۶ | ۱ | ۷ |
| جمشید پور | ۷/۳/۸۸ | ۲ | ۹ | یادگیر | ۷ | ۲ | ۹ |
| موسیٰ بنی مائینز | ۹ | ۳ | ۱۲ | بنگلور | ۱۰ | ۴ | ۱۴ |
| سورو | ۱۳ | ۲ | ۱۵ | مرکرہ | ۱۴ | ۱ | ۱۵ |
| بھدرک | ۱۵ | ۲ | ۱۷ | موگرال | ۱۵ | ۱ | ۱۶ |
| کٹک | ۱۷ | ۲ | ۱۹ | پینگاڈی | ۱۶ | ۲ | ۱۸ |
| سونگھڑہ | ۱۹ | ۲ | ۲۱ | کنانور، کدلائی | ۱۸ | ۲ | ۲۰ |
| کٹک | ۲۱ | ۱ | ۲۲ | مٹانور | ۲۰ | ۱ | ۲۱ |
| بھوبنیشور | ۲۲ | ۲ | ۲۴ | کالیکٹ | ۲۱ | ۳ | ۲۴ |
| کیرنگ | ۲۴ | ۳ | ۲۷ | مدراس | ۲۵ | ۳ | ۲۸ |
| بھوبنیشور | ۲۷ | ۱ | ۲۸ | کلکتہ | ۲۹ | ۸ | ۷/۵/۸۸ |
| حیدرآباد سکندرآباد | ۲۹ | ۶ | ۴/۴/۸۸ | قادیان | ۹/۵/۸۸ | - | - |
| چنتہ کنٹہ | ۴ | ۲ | ۶ | - | - | - | - |

**دعائے مغفرت** ۔ افسوس! جماعت احمدیہ آسنور کے ایک مخلص رکن مکرم ملک عبد الکریم صاحب مورخہ ۲/۲/۸۸ کو صبح سات بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم جماعت احمدیہ آسنور کی مجلس عاملہ میں بہت عرصہ تک سیکرٹری تبلیغ رہے اور اپنی ساری زندگی ایک آنریری مبلغ کی حیثیت سے گذاری۔ آپ نے مسجد احمدیہ کلکتہ اور مسجد احمدیہ سرینگر میں کئی سال تک بحیثیت خادم مسجد اور آنریری طور پر پندرہ روزہ اخبار "فرقان" سرینگر میں بڑی محنت اور لگن سے کام کیا۔ مرحوم کے اکثر رشتہ دار غیر احمدی ہیں آپ نے اپنے ان سب رشتہ داروں اور غیروں میں تبلیغ کا فریضہ خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ آپ احمدیت کے حقیقی شیدائی اور فطرۃً نیک، غریب پرور، مخلص اور صوم وصلوٰۃ کے پابند وجود تھے۔ قارئین سے مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار عبد الحکیم جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ آسنور کشمیر


افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE :- 275475
RESI :- 273903
CALCUTTA 700073

الخیر کلّہ فی القرآن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG - CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15. PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ۔ جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)
RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR OLD CHAKALA
OPP: CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
BOMBAY- 400099
PHONE OFFICE :- 6348179
RESI :- 629389

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر
کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لاویں
الرؤف جیولرز
۱۴۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری ۔ شمالی ناظم آباد ۔ کراچی
(فون نمبر:- 617096)

"آپ اسلام سے عظمتِ کردار حاصل کریں!"
AUTOWINGS.
آٹو ونگس
13. SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS. 600004.
PHONE 76360
74350

# یَنصُرُکَ رِجَالٌ نُّوحِیٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

(تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے)

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ: گرکشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈرلیسز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: 294

# "میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محتاج دعا: اقبال احمد جاوید مع برادران جے این روڈ لائینز اینڈ جے این انٹرپرائسز

NO. 75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD BANGALORE - 560002
PHONE: - 228666

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

## احمد الیکٹر انکس — گڈ لک الیکٹرانکس

کورٹ روڈ۔ اسلام آباد کشمیر — انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد کشمیر

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
6. ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM: - MOOSA RAZA
PHONE: - 605558
BANGALORE - 560002

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

باہتمام:

## SARA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS
SHOE MARKET NAYAPUL HYDERABAD - 500002
PHONE No. 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱)

ٹیلیگرام "ALLIED"

## الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز: کرشنڈ اون۔ لون ایل۔ پون سینیوس اور ہارن ہٹس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۴/۲/۲۴ بالمقابل کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

# "زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے۔"

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۰ء)

NUR ®

CALCUTTA - 15

پیش کرتے ہیں:

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!